خُدا نے زمین وآسمان
کو بنایا

شخصی مطالعہ کا کورس

اِس کتاب کا اصل متن، کمیشن برائے سپیشل منسٹریز، وسکونسن ایونجیلیکل لُوتھرن سنڈ کی انسٹیٹیوشنل منسٹریز کمیٹی نے تیار کیا۔

مترجم: جناب جارج سٹیفن صاحب

نظرِ ثانی: جناب ناصر ہارون صاحب (ایریا ڈائریکٹر پاکستان کیمپس کروسیڈ فار کرائسٹ ساہیوال)

مسز رفعت ناصر (پریئر کوآرڈینیٹر پاکستان کیمپس کروسیڈ فار کرائسٹ ساہیوال)

پروف ریڈنگ: جناب سہیل ملک صاحب

کمپوزنگ: جناب امجد مشتاق صاحب

طباعت: جنوری ۔ 2009

حقِ طبع محفوظ: 2006

ملٹی لینگوئج پبلیکیشن آف وسکونسن ایونجیلیکل لُوتھرن سنڈ کے مطابق بنایا گیا۔

سرورق خاکوں کی ترتیب وتصنیف مسٹر گلین مائیرز نے کی۔

اِن خاکوں کی تالیف کے حقوق، بحق نارتھ ویسٹرن پبلیکیشن ہاؤس، محفوظ ہیں۔

بائبل مُقدّس کی آیات کو دُہری داوٗین، " " میں درج کیا گیا ہے۔

دوسرے کورس کی پانچویں کتاب

فہرست مضامین

پیش لفظ... 1

پیدائش کی کتاب کے پہلے تین ابواب............................. 3

پہلا باب

خُدائے ثالوث کی تخلیق "زمین وآسمان"......................... 7

دُوسرا باب

اشرف المخلوقات.. 19

تیسرا باب

ابلیس، بدرُوحیں اور فرشتے.. 29

چوتھا باب

دُنیا اور انسان پر گُناہ کے اثرات................................... 39

پانچواں باب

وعدہ کے مطابق نجات دہندہ کی آمد.............................. 55

تشریحات... 79

اِمتحانی جوابات.. 85

نتائج کے حصول کے لیے اِمتحانی سوالنامہ........................ 86

پیش لفظ

زمین وآسمان اور انسان کیسے معرضِ وجود میں آئے؟ اِس بات کا تجسس آج بھی پایا جاتا ہے۔اِس تجسس سے نکلنے کیلئے ہم زیرِ نظر کتاب سے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں اور یہ جان سکتے ہیں کہ خُدا نے زمین وآسمان اور انسان کو کیسے تخلیق کیا یا تخلیقِ کائنات وانسان کی اصل حقیقت کیا ہے۔

کتاب کے تمام ابواب چند مقاصد کی ایک فہرست سے شروع ہوتے ہیں جن کو ایک چھوٹے ستارے (☆) کے نشان سے ظاہر کیا گیا ہے۔آپ ان تمام مقاصد کا بغور مطالعہ کریں تا کہ ہر باب کے موضوع کا آپ کو علم ہو سکے اور باب میں موجود امتحانی سوالات کے درست جواب بھی دے سکیں۔

باب کے شروع میں درج (☆) مقاصد کی اور دیئے گئے جوابات کی پڑتال ضرور کریں اور کتاب کو آگے پڑھنے سے پہلے ہر باب کو اچھی طرح سمجھیں۔

اِس کتاب کے اختتام پر ایک امتحان دیا گیا ہے۔تمام ابواب کے امتحانات کی نظرِ ثانی کے بعد اِس امتحانی پرچہ کو ضرور مکمل کریں اور اُسے متعلقہ شخص کو دیں جس نے کتاب آپ کو دی تھی یا کتاب کی پشت پر لکھے ہوئے پتہ پر ارسال کریں۔

ہماری دُعا ہے کہ خُدا اس کتاب کے مطالعہ میں آپ کی مدد کرے۔اور آپ بہتر طور پر سمجھ سکیں کہ خُدائے قادر نے اِس کائنات اور بنی نوع اِنسان کو کیسے خلق کیا۔

خُدا نے زمین وآسمان کو کامل بنایا۔

پَیدائش

ب خُدا نے اِبتدا میں زمین و آسمان کو پیدا کیا۝ اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اُوپر اندھیرا تھا اور خُدا کی رُوح پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی۝ اور خُدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی۝ اور خُدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے اور خُدا نے روشنی کو تاریکی سے جُدا کیا۝ اور خُدا نے روشنی کو تو دِن کہا اور تاریکی کو رات اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو پہلا دِن ہُوا۝

اور خُدا نے کہا پانیوں کے درمیان فضا ہو تا کہ پانی پانی سے جُدا ہو جائے۝ پس خُدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانی کو فضا کے اُوپر کے پانی سے جُدا کیا اور ایسا ہی ہُوا۝ اور خُدا نے فضا کو آسمان کہا اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو دُوسرا دِن ہُوا۝

اور خُدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو کہ خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہُوا۝ اور خُدا نے خشکی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اُس کو سمندر اور خُدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۝ اور خُدا نے کہا کہ زمین گھاس اور بیج دار بوٹیوں کو اور پھلدار درختوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق پھلیں اور جو زمین پر اپنے آپ ہی میں بیج رکھیں اُگائے اور ایسا ہی ہُوا۝ تب زمین نے گھاس اور بوٹیوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق بیج رکھیں اور پھلدار درختوں کو جن کے بیج اُن کی جنس کے موافق اُن میں ہیں اُگایا اور خُدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۝ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو تیسرا دِن ہُوا۝

اور خُدا نے کہا کہ فلک پر نیّر ہوں کہ دِن کو رات سے الگ کریں اور وہ نشانوں اور زمانوں اور دِنوں اور برسوں کے اِمتیاز کے لیے ہوں۝ اور وہ فلک پر انوار کے لیے ہوں کہ زمین پر روشنی ڈالیں اور ایسا ہی ہُوا۝ سو خُدا نے دو بڑے نیّر بنائے۔ ایک نیّرِ اکبر کہ دِن پر حکم کرے اور ایک نیّرِ اصغر کہ رات پر حکم کرے اور اُس نے ستاروں کو بھی بنایا۝ اور خُدا نے اُن کو فلک پر رکھا کہ زمین پر روشنی ڈالیں۝ اور دِن پر اور رات پر حکم کریں اور اُجالے کو اندھیرے سے جُدا کریں اور خُدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۝ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو چوتھا دِن ہُوا۝

اور خُدا نے کہا کہ پانی جانداروں کو کثرت سے پیدا کرے اور پرندے زمین کے اُوپر فضا میں اُڑیں۝ اور خُدا نے بڑے بڑے دریائی جانوروں کو اور ہر قسم کے جاندار کو جو پانی سے بکثرت پیدا ہوئے تھے اُن کی جنس کے موافق اور ہر قسم کے پرندوں کو اُن کی جنس کے موافق پیدا کیا اور خُدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۝ اور خُدا نے اُن کو یہ کہہ کر برکت دی کہ پھلو اور بڑھو اور اِن سمندروں کے پانی کو بھر دو اور پرندے زمین پر بہت بڑھ جائیں۝ اور شام ہوئی اور صبح

ہوئی۔سو پانچواں دن ہوا۝
اور خُدا نے کہا زمین جانداروں کو اُن کی جنس
کے موافق چوپائے اور رینگنے والے جاندار اور جنگلی جانور
اُنکی جنس کے موافق پیدا کرے اور ایسا ہی ہوا۝اور خُدا نے
جنگلی جانوروں اور چوپایوں کو اُنکی جنس کے موافق اور زمین
کے رینگنے والے جانداروں کو اُن کی جنس کے موافق بنایا اور
خُدا نے دیکھا کہ اچھا ہے ۝پھر خُدا نے کہا کہ ہم انسان کو
اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ سمندر کی مچھلیوں
اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب
جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں اختیار رکھیں ۝اور خُدا نے
انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔خُدا کی صورت پر اُسکو پیدا
کیا۔نر و ناری اُنکو پیدا کیا۝اور خُدا نے اُنکو برکت دی اور کہا
کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور و محکوم کرو اور سمندر کی
مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کُل جانوروں پر جو زمین پر
چلتے ہیں اِختیار رکھو۝اور خُدا نے کہا کہ دیکھو میں تمام رُوی
زمین کی کُل بیج دار سبزی اور ہر درخت جس میں اُس کا بیج دار
پھل ہو تُم کو دیتا ہوں۔یہ تمہارے کھانے کو ہوں ۝اور زمین
کے کُل جانوروں کے لیے اور ہوا کے کُل پرندوں کے لیے
اور اُن سب کے لیے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں
زندگی کا دم ہے کُل ہری بُوٹیاں کھانے کو دیتا ہوں اور ایسا ہی
ہوا۝اور خُدا نے سب پر جو اُس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا
کہ بہت اچھا ہے اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔سو چھٹا دن ہوا۝
ب سو آسمان اور زمین اور اُن کے کُل لشکر کا بنانا ختم

ہوا۝اور خُدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ساتویں دن ختم کیا
اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ساتویں دن فارغ
ہوا۝اور خُدا نے ساتویں دن کو برکت دی اور اُسے مُقدّس
ٹھہرایا کیونکہ اُس میں خُدا ساری کائنات سے جسے اُس نے
پیدا کیا اور بنایا فارغ ہوا۝
یہ ہے آسمان اور زمین کی پیدائش جب وہ خلق
ہوئے جس دن خداوند خُدا نے زمین اور آسمان کو بنایا۝
اور زمین پر اب تک کھیت کا کوئی پودا نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی
سبزی اب تک اُگی تھی کیونکہ خُداوند خُدا نے زمین پر پانی
نہیں برسایا تھا اور نہ زمین جوتنے کو کوئی انسان تھا۝بلکہ زمین
سے کُہر اُٹھتی تھی اور تمام رُوی زمین کو سیراب کرتی تھی ۝
اور خُداوند خُدا نے زمین کی مٹّی سے اِنسان کو بنایا اور اُسکے
نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا۝
اور خُداوند خُدا نے مشرق کی طرف عدؔن میں
ایک باغ لگایا اور اِنسان کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں
رکھا۝اور خُداوند خُدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور
کھانے کے لیے اچھا تھا زمین سے اُگایا اور باغ کے بیچ میں
حیات کا درخت اور نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی لگایا۝اور
عدؔن سے ایک دریا باغ کے سیراب کرنے کو نکلا اور وہاں
سے چار ندیوں میں تقسیم ہُوا۝پہلی کا نام فیسوؔن ہے جو حویلہ
کی ساری زمین کو جہاں سونا ہوتا ہے گھیرے ہوئے ہے ۝
اور اِس زمین کا سونا چوکھا ہے اور وہاں موتی اور سنگِ سلیمانی
بھی ہیں ۝اور دُوسری ندی کا نام جیحوؔن ہے جو کوش کی ساری

پیدائش

زمین کو گھیرے ہوئے ہے ۝ تیسری ندی کا نام دجلہ ہے
جو اسور کے مشرق کو جاتی ہے اور چوتھی ندی کا نام فرات ہے ۝
اور خداوند خدا نے آدم کو لے کر باغ عدن میں رکھا کہ اُس کی
باغبانی اور نگہبانی کرے ۝ اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا
اور کہا تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا
ہے ۝ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ
جس روز تو نے اُس میں سے کھایا تو مرا ۝
اور خداوند خدا نے کہا کہ آدم کا اکیلے رہنا اچھا
نہیں ۝ میں اُسکے لیے ایک مددگار اُسکی مانند بناؤنگا ۝ اور
خداوند خدا نے کل دشتی جانور اور ہوا کے کل پرندے مٹی سے
بنائے اور اُنکو آدم کے پاس لایا کہ دیکھے کہ وہ اُنکے کیا نام
رکھتا ہے اور آدم نے جس جانور کو جو کہا وہی اُس کا نام ٹھہرا ۝
اور آدم نے کل چوپایوں اور ہوا کے پرندوں اور کل دشتی
جانوروں کے نام رکھے پر آدم کے لیے کوئی مددگار اُس کی
مانند نہ ملا ۝ اور خداوند خدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو
گیا اور اُس نے اُسکی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور
اُس کی جگہ گوشت بھر دیا ۝ اور خداوند خدا اُس پسلی سے جو اُس
نے آدم میں سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اُسے آدم کے
پاس لایا ۝ اور آدم نے کہا کہ یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے
ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اِس لیے وہ ناری
کہلائیگی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی ۝ اِس واسطے مرد اپنے ماں
باپ کو چھوڑیگا اور اپنی بیوی سے ملا رہیگا اور وہ ایک تن
ہونگے ۝ اور آدم اور اُس کی بیوی دونوں ننگے تھے اور شرماتے
نہ تھے ۝
ب اور سانپ کل دشتی جانوروں سے جن کو
خداوند خدا نے بنایا تھا چالاک تھا اور اُس نے عورت سے کہا
کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ
کھانا ۝ عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل
تو ہم کھاتے ہیں ۝ پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُسکے
پھل کی بابت خدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اُسے کھانا اور نہ
چھونا ورنہ مر جاؤ گے ۝ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم
ہرگز نہ مرو گے ۝ بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اُسے کھاؤ
گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد
کے جاننے والے بن جاؤ گے ۝ عورت نے جو دیکھا کہ وہ
درخت کھانے کے لیے اچھا اور آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتا
ہے اور عقل بخشنے کے لیے خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے
لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اُس نے کھایا ۝ تب
دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور اُنکو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں
اور اُنہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لیے لنگیاں
بنائیں ۝ اور اُنہوں نے خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت
باغ میں پھرتا تھا سنی اور آدم اور اُس کی بیوی نے آپ کو
خداوند خدا کے حضور سے باغ کے درختوں میں چھپایا ۝ تب
خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور اُس سے کہا کہ تو کہاں ہے؟ ۝
اُس نے کہا میں نے باغ میں تیری آواز سنی اور میں ڈرا
کیونکہ میں ننگا تھا اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا ۝ اُس نے
کہا تجھے کس نے بتایا کہ تو ننگا ہے؟ کیا تو نے اُس درخت کا

پھل کھایا جسکی بابت مَیں نے تجھکو حکم دیا تھا کہ اُسے نہ
کھانا ؟ ۝ آدم نے کہا جس عورت کو تُو نے میرے ساتھ کیا
ہے اُس نے مجھے اُس درخت کا پھل دیا اور مَیں نے کھایا ۝
تب خُداوند خدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا ؟
عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھکو بہکایا تو مَیں نے
کھایا ۝ اور خدا وند خدا نے سانپ سے کہا اِس لیے کہ تُو نے
یہ کیا تو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں میں ملعون ٹھہرا۔
تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور اپنی عمر بھر خاک چاٹیگا ۝ اور
مَیں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی
نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وُہ تیرے سر کو کچلیگا اور
تو اُس کی ایڑی پر کاٹیگا ۝ پھر اُس نے عورت سے کہا کہ مَیں
تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤنگا۔ تو درد کے ساتھ بچے جنے
گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہو گی اور وُہ تجھ پر
حکومت کریگا ۝ اور آدم سے اُس نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی
کی بات مانی اور اُس درخت کا پھل کھایا جسکی بابت مَیں نے
تجھے حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا اِس لیے زمین تیرے سبب سے
لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اُس کی پیداوار
کھائے گا ۝ اور وُہ تیرے لیے کانٹے اور اُونٹکٹارے اُگائے
گی اور تُو کھیت کی سبزی کھائیگا ۝ تُو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی
کھائیگا جب تک کہ زمین میں تو پھر لَوٹ نہ جائے اس لیے
کہ تُو اُس سے نکالا گیا ہے کیونکہ تو خاک ہے اور خاک میں
لَوٹ جائے گا ۝ اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوّا رکھا اِس لیے
کہ وُہ سب زندوں کی ماں ہے ۝ اور خُداوند خُدا نے آدم اور

اُسکی بیوی کے واسطے چمڑے کے کُرتے بنا کر اُنکو پہنائے ۝
اور خُداوند خُدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی
پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اب کہیں ایسا نہ ہو
کہ وُہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت میں سے بھی
کچھ لیکر کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے ۝ اِس لیے خُداوند خُدا نے
اُس کو باغِ عدن سے باہر کر دیا تا کہ وُہ اُس زمین کی جس
میں سے وُہ لیا گیا تھا کھیتی کرے ۝ چنانچہ اُس نے آدم کو
نکال دیا اور باغِ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں کو اور
چوگرد گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا کہ وُہ زندگی کے
درخت کی راہ کی حفاظت کریں ۝

پہلا باب

خُدائے ثالوث کی تخلیق

''زمین وآسمان''

زمین وآسمان اور انسان کی تخلیق کیسے ہوئی؟۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کے متعلق ہم اکثر سوچ و بچار کرتے رہتے ہیں۔ اگر ہم اِس سوال کا جواب معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اُس شخص کے پاس جانا چاہیے جو اِس سوال کا جواب جانتا ہو۔ جیسے اگر ہم یہ معلُوم کرنا چاہیں کہ ہماری پسندیدہ فٹ بال ٹیم نے اپنا آخری میچ کیسے کھیلا۔ تو یہ سوال ہم اُس شخص سے پوچھیں گے جس نے وہ میچ دیکھا ہوگا۔ ایسے شخص سے ہم یہ بات کبھی بھی

نہیں پوچھ سکتے جس نے وہ میچ دیکھا ہی نہیں ہوگا اور ممکن ہے کہ وہ شخص اندازوں سے ہی یہ بتائے کہ ٹیم نے میچ کیسے کھیلا کیونکہ اُس نے میچ تو دیکھا ہی نہیں۔ اسی طرح اگر ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کائنات اور انسان کی پیدائش یا تخلیق کیسے ہوئی تو ہمیں اس کا جواب معلوم کرنے کیلئے کسی ایسی شخصیت سے رفاقت رکھنا ہوگی جو زمین و آسمان کی ابتدا سے ہے۔ جی ہاں خُدائے قادر ہی وہ ہستی ہے جو تخلیقِ کائنات کے وقت سے ہے اور اُسی نے ہی کائنات کو خلق کِیا ہے۔ اس لیے وُہی ہمیں اس سوال کا مکمل جواب دے سکتا ہے کہ کائنات اور انسان کی تخلیق کیسے ہوئی۔

اِس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ یہ بہتر طور پر جان جائیں گے کہ:

☆ زمین و آسمان کی تخلیق کیسے ہوئی ؛

☆ اور انسان کی پیدائش اور اُس کی زمینی زندگی کا آغاز کس طرح ہوا۔

بائبل مُقدّس میں ہم پڑھتے ہیں کہ: ''خُدا نے ابتدا میں زمین و آسمان کو پیدا کیا'' (پیدائش 1:1)۔ کائنات میں کوئی بھی چیز یا شخص خُدا کی مانند نہیں بلکہ صرف خُدا ہی برحق و واحد خدا ہے جس نے دیکھی اور ان دیکھی کل کائنات اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ کلامِ مقدس میں یوں مرقوم ہے ''خُداوند تیرا فدیہ دینے والا جس نے رحم ہی سے تجھے بنایا یوں فرماتا ہے کہ مَیں خُداوند سب کا خالق ہُوں۔ مَیں ہی اکیلا آسمان کو تاننے اور زمین کو بچھانے والا ہوں کون میرا شریک ہے؟'' (یسعیاہ 24:44)

’’اور سوا ایک کے اور کوئی خُدا نہیں ۔‘‘ (1۔کرنتھیوں 4:8) لکھا ہے ،’’سن
اَے اِسرائیل ! خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہَے ۔‘‘ (استثنا 4:6) تاہم خُدائے
واحد کے تین اقنوم ہَیں اس لیے یکتا و واحد خُدائے ثالوث ہَے یعنی خُدا باپ ، خُدا
بیٹا اور خُدا رُوح القدس ۔ یسوع المسیح ارشادِ اعظم میں خُدائے ثالوث کے متعلق یوں
بیان کرتے ہیں ،’’پس تُم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُنکو باپ اور بیٹے اور رُوح
القدس کے نام سے بپتسمہ دو ۔‘‘ (متی 19:28) درج ذیل حوالہ جات تثلیث فی
التوحید کے اقانیمِ ثلاثہ کے متعلق ہیں خُدا باپ (پیدائش 1:1) خُدا بیٹا (یوحنا 3:1)
خُدا رُوح القدس (پیدائش 2:1)۔ خُدائے ثالوث ہی واحد حقیقی خُدا ہے جس نے
کائنات اور کل مخلوقات کو پیدا کیا ہے ۔ ہمارا ایمان تثلیث فی التوحید یعنی واحدت
میں کثرت پر ہے ۔ اس لیے کلامِ مُقدّس میں خدا کی واحدت میں کثرت کو تفصیل سے
بیان کیا گیا ہے اور خُدا کی کثرت کو اقانیمِ ثلاثہ ہی سے ہم سمجھ سکتے ہیں ۔

خُداوند خُدا نے زمین و آسمان کو کیسے بنایا ؟ ۔ جب ہم کچھ بناتے ہَیں تو ہمیں
کام کرنے کیلئے چیزوں کی ضرورت ہوتی ہَے ۔ جیسے مکان تعمیر کرنے کیلئے شہتیر ، تختے
اور دُوسری بہت چیزیں درکار ہوتی ہیں لیکن کائنات کی تخلیق کیلئے خُدا کو ایسی کسی چیز کی
ضرورت نہ تھی بلکہ اُس نے سب کُچھ نیست سے ہست پیدا کیا ۔ کلامِ مقدس میں یوں
لکھا ہے ، ’’ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خُدا کے کہنے سے بنے ہیں ۔ یہ
نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنا ہو۔‘‘ (عبرانیوں 3:11) اُسکے فرمانے

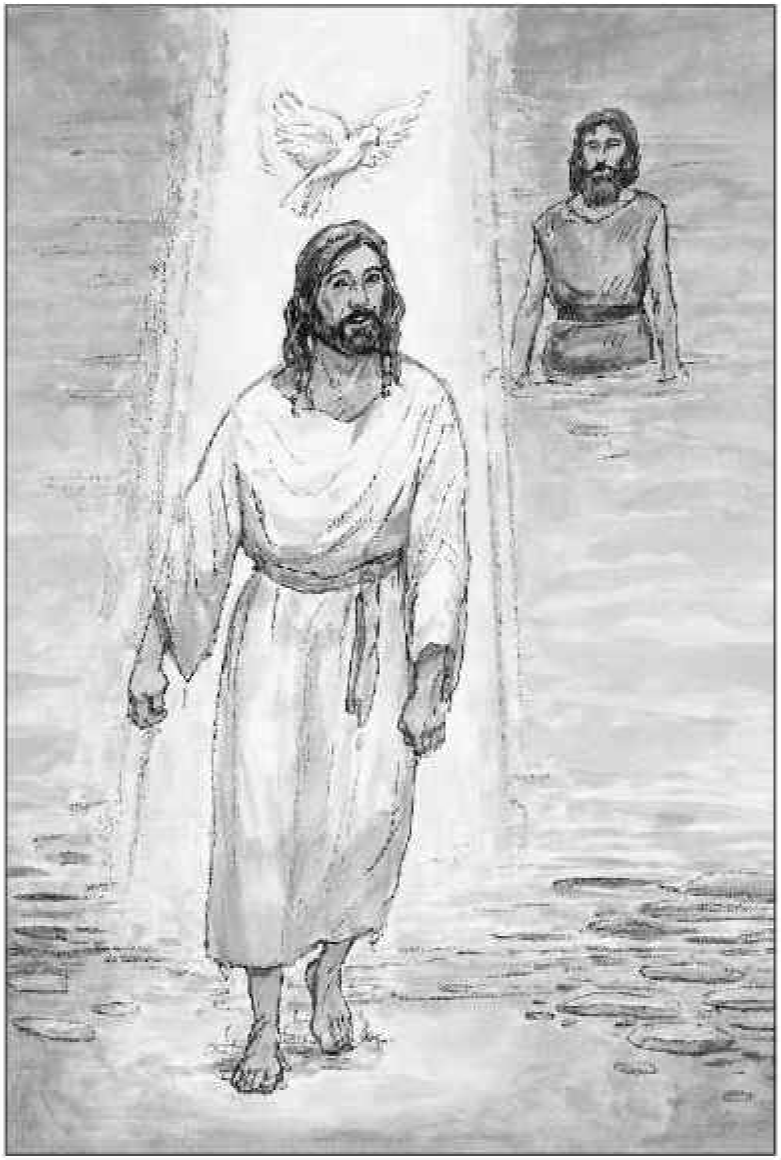

اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اُس پر نازل ہوا اور
آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تجھ سے میں خوش ہوں۔

ہی سے کائنات وجود میں آ گئی ۔ چونکہ زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت کوئی دوسرا موجود نہ تھا سوائے خُدائے ثالوث کے جس نے اِس کو بنایا اس لیے ہمارا ایمان صرف خُدا کے کلام پر ہے جس میں زمین و آسمان اور اِنسانی تخلیق کو کھول کر بیان کیا گیا ہے جی ہاں ہمارے اِیمان کی بنیاد خُدا کے کلام یعنی بائبل مُقدّس میں لکھے گئے بیانات پر ہے کہ خُدا ہی نے زمین و آسمان اور تمام دیکھی اور ان دیکھی چیزوں کو پیدا کیا۔

1 ۔ .... کی کتاب میں ہم مطالعہ کرتے ہیں کہ .... نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔

2 ۔ خُدا .... ہے ۔ یعنی واحدت میں کثرت کے تین اقنوم یہ ہیں ۔ خُدا .... خُدا .... اور خُدا .... ۔

3 ۔ خُدا نے زمین و آسمان کو .... سے ہست پیدا کیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 12 پر کریں)

بعض لوگ سوچتے ہیں کہ ہزاروں سالوں میں یہ کائنات خود ہی معرض وجود میں آ گئی ۔ تاہم بائبل مقدّس کے مطابق خُدا نے معمول کے چھ دِنوں میں زمین و آسمان کو بنایا۔ معمول کے دِنوں سے مراد یہ ہے کہ اُن دِنوں میں صبح تھی اور شام تھی ۔ ''اور شام ہوئی اور صبح ہوئی ۔'' (پیدائش 5:1) کلامِ مُقدّس میں خُدا نے چھ دِن کام کرنے اور ساتویں دِن آرام کرنے کا حکم دیا کیونکہ خُدا نے خود بھی ایسا ہی کیا۔ کلامِ مقدس میں لکھا

ہے" کیونکہ خُداوند نے چھ دِن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دِن آرام کِیا۔" (خروج 11:20)

پہلا دِن

پہلے دِن خُدا نے زمین کو پیدا کِیا جو ایک سیارہ ہے، آسمان بنائے اور اُن میں سورج، چاند اور ستاروں کو رکھا۔ "خُدا نے اِبتدا میں زمین اور آسمان کو پیدا کِیا۔ اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خُدا کی روح پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی۔" (پیدائش 1:1، 2) خُدا نے روشنی کو بنایا تا کہ دِن اور رات ہوں۔ "اور خُدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی۔" (پیدائش 3:1) پہلے دِن خُدا نے زمین کو بنایا اور زمین سنسان تھی اور پانی اُسے ڈھانپے ہوئے تھا۔ اسلیئے اِنسان، پودے، جانور اور باقی تمام دیکھی اور ان دیکھی چیزوں کو بعد کے دنوں میں تخلیق کیا گیا۔

دُوسرا دِن:

دوسرے دِن خُدا نے فضاء کے نیچے کے پانی کو فضاء کے اوپر کے پانی سے جُدا کیا۔ اور خُدا نے فضاء کو "آسمان" کہا۔ "فضاء" کرہِ ہوا کو کہتے ہیں جس سے زمین پر زندگی ممکن ہوئی یعنی کل جاندار ہوا سے سانس لے سکتے ہیں اور پرندے فضاء میں اُڑ بھی سکتے ہیں۔

؟	صفحہ 11 کے جوابات: 1۔ پیدائش، خُدا؛ 2۔ خُدائے ثالوث، باپ، بیٹا، رُوح القدس؛ 3۔ نیست؛

تیسرا دِن

تیسرے دِن خُدا نے سمندروں کی بنیاد رکھی اور پانی کو ایک جگہ جمع کیا تا کہ خشکی نظر آئے۔ خدا نے خشک زمین اس لیے بنائی تا کہ خشکی پر رہنے والے جاندار زندہ رہ سکیں۔ تیسرے دِن ہی اُس نے ہر قسم کے پودے اور درخت اُگائے جو اپنی اپنی جنس کے موافق اپنے ہی اندر بیج رکھتے ہیں۔ یہ تمام پودے اور درخت دیکھنے میں خوش نما بھی ہیں اور بہت سے پھل دار درخت اور پودے ہماری خوراک کا سبب بھی ہیں۔

چوتھا دِن

چوتھے دِن خُدا نے سورج، چاند اور ستارے بنائے۔ سورج حرارت اور روشنی مہیا کرتا ہے جو زندگی کیلئے نہائیت ضروری ہے۔ چاند سورج کی روشنی کو منعکس کرتا اور ستارے زمین پر چلنے کیلئے ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ لاتعداد اجرامِ فلکی ہیں پھر بھی خُدا ہر ایک کو جانتا ہے اور وُہ اُنکو اُن کے ناموں سے پکارتا ہے۔ زبور نویس ہمیں بتاتا ہے، ''وُہ ستاروں کو شمار کرتا ہے۔ اور اُن سب کے نام رکھتا ہے'' (زبور 4:147)۔ کیونکہ اُسی نے سورج، چاند اور ستارے بنائے اور اُن کو آسمان میں رکھا اس لیے وہ اُن کو نام بنام جانتا ہے۔

پانچواں دِن:

پانچویں دِن خُدا نے مچھلیاں اور تمام سمندری جانداروں کو بنایا اور فضاء

میں آڑنے والے پرندے بھی بنائے۔ اُس نے پرندوں اور مچھلیوں کو ایسا بنایا کہ وہ اپنی جنس بڑھا سکتے ہیں اور اُن میں آڑنے اور تیرنے کی صلاحیت بھی موجود ہوتی ہے۔

چھٹا دِن:

چھٹے دِن خُدا نے خشک زمین پر رہنے والے جاندار بنائے مثلاً مویشی، جیسے گائے اور بھیڑیں وغیرہ۔ جنگلی جانوروں میں شیر اور ریچھ وغیرہ اور اُسی طرح رینگنے والے جانور مثلاً سانپ اور چھپکلی وغیرہ۔ خُدا نے زمین کے ان تمام جانداروں میں انکی جنس آگے بڑھانے کی صلاحیت بھی رکھی۔ چھٹے دِن خُدا نے (پہلے اِنسان) آدمؔ اور حوّاؔ کو بھی بنایا۔ خُدا نے انسان کو باقی تمام مخلوقات سے ہٹ کر بڑے خاص طریقے سے بنایا اس کتاب میں ہم اُس خاص طریقے پر غور بھی کریں گے۔

ساتواں دِن:

ساتویں دِن خُدا نے تخلیق کا کام ختم کیا۔ ''اور خُدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ساتویں دِن ختم کیا اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ساتویں دِن فارغ ہوا'' (پیدائش 2:2)۔ اِسکا یہ مطلب نہیں کہ خُدا تھک گیا تھا بلکہ بائبل مُقدّس پیدائش کی کتاب (31:1) میں ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ خُدا نے دُنیا اور جو کُچھ اُس نے بنایا تھا اُس پر نظر کی اور دیکھا کہ سب اچھا ہے یعنی خُدا اپنی تخلیق کو دیکھ کر خوش ہوا۔ اچھا ہے کا دوسرا مطلب بہت اہمیت رکھتا ہے کہ خُدا نے زمین وآسمان، تمام مخلوقات یعنی دیکھی اور

ان دیکھی، زمینی اور روحانی تمام چیزوں کو بدی اور گناہ سے پاک اور موت سے آزاد پیدا کیا۔

4۔ خُدا نے زمین وآسمان کو معمول کے..........................میں بنایا۔

5۔ ہر دِن..........................اور..........................پر مشتمل تھا جیسے آج بھی ہے۔

6۔ کلامِ مقدّس میں خُدا نے..........................کام کرنے اور ساتویں دِن آرام کرنے کا حکم دیا۔

7۔ خُدا نے ابتدا میں زمین وآسمان کو پیدا کیا اور پہلے دِن خُدا نے..................کو بنایا۔

8۔ دُوسرے دِن خُدا نے..........................کو بنایا۔

9۔ تیسرے دِن خُدا نے خشک زمین،..........................اور..................بنائے۔

10۔ چوتھے دِن خُدا نے..................،..................اور..................بنائے۔

11۔ پانچویں دِن خُدا نے سمندر کی..................،..................اور فضاء کے..................کو بنایا۔

12۔ چھٹے دِن خُدا نے..................،..................اور..................کو بنایا۔

13۔ خُدا نے زمین وآسمان اور تمام مخلوقات کو..........................سے پاک پیدا کیا۔

14۔ خُدا نے تخلیق کا کام ساتویں دِن مکمل کیا، اس دن کو برکت دی اور............کیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 16 پر کریں)

نظرِ ثانی

اِبتدا میں خُدائے ثالوث (خُدا باپ، خُدا بیٹا اور خُدا رُوح القُدس) جو یکتا و واحد خُدا ہے نے زمین و آسمان اور تمام دیکھی اور ان دیکھی زمینی اور روحانی چیزوں کو معمول کے چھ دِنوں میں بنایا۔ جب ابتدا میں زمین و آسمان کو خُدا نے پیدا کیا تو پہلے دِن اُس نے رُوشنی کو بنایا دُوسرے دِن فضاء کے اوپر کے پانی کو فضا کے نیچے کے پانی سے جُدا کیا۔ تیسرے دِن سمندر اور خشک زمین اور زمین پر اُگنے والے پودے اور تمام درخت بنائے۔ چوتھے دِن خُدا نے سورج، چاند اور ستارے تخلیق کیئے۔ پانچویں دِن خُدا نے سمندر کی مچھلیاں، پانی کے تمام جانور اور ہوا کے پرندوں کو بنایا۔ چھٹے دِن خُدا نے زمین پر رہنے والے جاندار بنائے اور اشرف المخلوقات آدم اور حوا کو بھی چھٹے دِن ہی تخلیق کیا۔ ساتویں دِن خُدا نے کائنات پر نظر کی اور اپنی تخلیق کردہ چیزوں کو دیکھ کر خوش ہوا اور کہا بہت اچھا ہے کیونکہ خُدا نے اس کائنات کو بدی، گناہ اور موت سے پاک پیدا کیا تھا۔

؟

صفحہ 15 کے جوابات: 4۔ چھ دِنوں؛ 5۔ صبح، شام ؛ 6۔ چھ دن ؛ 7۔ روشنی ؛ 8۔ فضا ؛ 9۔ پودے، درخت ؛ 10۔ سورج، چاند ستارے ؛ 11۔ مچھلیاں، جانور، پرندوں؛ 12۔ آدم، حوا، جانوروں؛ 13۔ بدی؛ 14۔ آرام۔

امتحانی سوالنامہ

1۔ .... نے زمین وآسمان کو بنایا اور تخلیق کے واقع کا مطالعہ بائبل مقدس میں ہم.......................... کی کتاب سے کر سکتے ہیں۔

2۔ خُدا، .... ہے۔ تثلیث فی التوحید کے تین اقنوم یہ ہیں خُدا .... ، خُدا .... اور خُدا رُوح .... ۔

3۔ خُدا نے کائنات کو .... سے ہست بنایا۔

4۔ خُدا نے کائنات کو معمول کے .... دِنوں میں بنایا۔

5۔ ہر دِن .... اور .... پر مشتمل تھا جیسے آج بھی ہے۔

6۔ کلامِ مقدّس میں خُدا نے .... کام کرنے اور ساتویں دِن آرام کرنے کا حکم دیا۔

7۔ خُدا نے ابتدا میں .... و .... کو پیدا کیا اور پہلے دِن اُس نے .... کو بنایا۔

8۔ دُوسرے دِن خُدا نے .... کو بنایا۔

9۔تیسرے دِن خُدا نے..................کو بنایا۔...................اور..........بھی اُگ آئے۔

10 ۔چوتھے دِن خُدا نے ....چاند اور ....بنائے ۔

11 ۔ پانچویں دِن خُدا نے ....اور ....بنائے ۔

12 ۔چھٹے دِن خُدا نے زمین کے کل وحشی.......................کو بنایا اور اشرف المخلوقات

..................................اور..............................کو بھی بنایا۔

13 ۔سب کُچھ جو خُدا نے بنایا..............................اچھا اور بدی سے پاک پیدا کیا۔

14 ۔ساتویں دِن کو خُدا نے برکت دی اور.................................رکیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر کریں)

دوسرا باب

''اشرف المخلوقات''

انسان زمین پر کیسے پہنچا؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خُدا نے کامل دنیا کے لیے کامل انسان (آدم اور حوا) کو بنایا اور دُنیا میں تمام لوگ آدمؔ اور حوا کی اولاد ہیں ۔ اِس باب کے اِختتام تک آپ یہ بتانے کے قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ دُنیا کے پہلے مرد، آدمؔ کو خُدا نے کیسے بنایا؟

☆ دُنیا کی پہلی عورت، حواؔ کو خُدا نے کیسے بنایا؟

☆ خُدا نے اُن کو کامل بنایا۔ اور

☆ خُدا اُن سے کتنی محبت رکھتا تھا؟

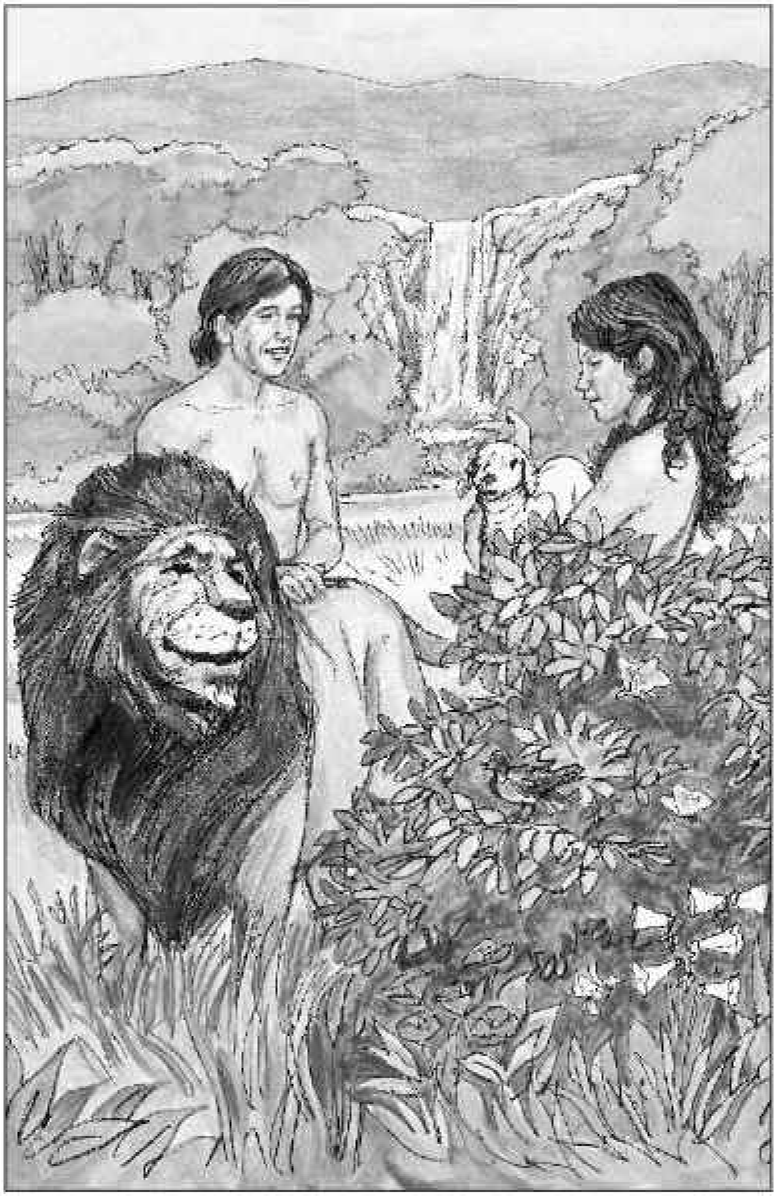

خُدا نے آدمؑ اور حواؑ کو ایک خوبصورت باغ میں رکھا۔

جب اخبارنویس خبر لکھتے ہیں تو وہ اُس خبر کے مضمون کی ایک بڑی سُرخی لگاتے ہیں اور پھر اُس خبر کی تفصیل بیان کرتے ہیں کہ یہ کیسے ہُوا، کیوں ہوا، کب ہوا اور اُس واقع میں کتنے لوگ شامل تھے۔ اسی طرح کائنات کی تخلیق کیسے ہوئی اور انسان کی زندگی کی ابتدا کیسے ہوئی یہ سب تحریر کرنے کی ذمہ داری خُدا نے موسیٰ کو دی۔

موسیٰ نے بائبل مُقدّس کی پہلی پانچ کتابیں خدا کے جلال کے لیے تحریر کیں۔ پیدائش کی کتاب میں موسیٰ نے تفصیل سے بیان کیا ہے کہ خُدا نے کائنات چھ دِنوں میں کیسے بنائی اور اُس نے پہلے مرد (آدم) اور پہلی عورت (حوا) کو کیسے تخلیق کیا۔

اِنسان بندر سے ترقی کر کے نہیں بنا اور نہ ہی انسان کی پیدائش اتفاقی یا حادثاتی طور پر ہوئی بلکہ خُدا نے آدم کو "نیست" سے بنایا یعنی اُس نے آدم کو زمین کی مٹی سے بڑے ہی خاص طریقہ سے پیدا کیا۔ جِس طرح کمہار گندھی ہوئی مٹی لیتا اور اُسے برتن کی ایک خوبصورت شکل دیتا ہے اُسی طرح خُدا نے بڑی احتیاط سے زمین کی مٹی سے آدم کو بنایا۔

آدم کا جسم اور اُس کے اندرونی اعضاء خُدا نے مٹی سے بنائے لیکن آدم کا جسم اور اُس کے اندرونی اعضاء بنانے سے وُہ اِنسان نہیں بن گیا تھا بلکہ کلامِ مُقدّس ہمیں بتاتا ہے کہ خُدا نے، " آدم کے نتھنوں میں زِندگی کا دَم پھونکا اور وہ جیتی جان ہُوا۔" (پیدائش 7:2) کیونکہ انسان میں خُدا نے زندگی کا دم پھونکا اس لیے وہ اشرف المخلوقات

ہے۔یہی بات آدم کی پیدائش کو باقی جانداروں سے خاص بناتی ہے۔

خُدا نے انسان کو روح بخشی جس کے سبب وہ زندگی رکھتا ہے۔ جِسم اور رُوح مِل کر ہی زِندہ اِنسان بنتے ہیں۔رُوح کے سبب ہی اِنسان میں زندگی کے ثمرات عقل، سوچ، سمجھ، جزبات اور احساسات وغیرہ پائے جاتے ہیں اور اصل زندگی اِنہی ثمرات کو ہی کہتے ہیں۔

جب رُوح جسم سے جُدا ہوتی ہے تو اِنسان کی موت واقع ہو جاتی ہے لیکن رُوح جسم سے جدا ہو کر بھی زندہ رہتی ہے۔جسم گل سڑ کر خاک رہ جاتا ہے جس سے انسان کا جسم بنا ہے لیکن رُوح برقرار رہتی ہے۔روزِ آخرت میں خدا رُوح اور جسم کو بقا کی حالت میں پھر زِندہ کرے گا۔

خُدا نے آدم کو بہت ہی خوبصورت اور عقل مند بنایا۔اُس نے آدم کو تمام جانداروں کے نام رکھنے کو کہا کیونکہ خدا نے آدم کو اشرف المخلوقات بنایا تھا اس لیے تمام جانداروں کے نام رکھنے میں اُسے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔خُدا نے آدم کو یہ صلاحیت بھی عطاء کی کہ وُہ سب چیزوں کا جو خُدا نے پیدا کیں ہیں خیال رکھے۔

1۔.................نے اِنسان کو تخلیق کیا۔

2۔خُدا نے انسان کو زمین کی.................سے بنایا۔

3 ۔خُدا نے آدم میں............................کا دم پھُونکا۔

4۔خُدا نے آدم کو.........................اور.........................آدمی بنایا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 24 پر ملاحظہ کریں)

خُدا نے نسلِ اِنسانی کا آغاز آدم کی تخلیق سے کیا یعنی آدم زمین پر پہلا انسان تھا جسے خُدا نے مٹی سے بنایا اور اُس میں زندگی کا دم پھونکا۔لیکن پہلی عورت (حوا) کو خُدا نے کیسے تخلیق کیا؟ بائبل مُقدّس بیان کرتی ہے کہ خُدا نے پہلی عورت (حوا) کو آدم کی پسلی سے بنایا۔ کیونکہ جب خدا نے دیکھا کہ زمین پر آدم کی مانند اُسکا کوئی بھی مددگار نہیں تو خُدا نے کہا،"آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں ۔" (پیدائش 18:2)

خُدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی ایسی نیند جیسے ہسپتال میں بے ہوشی کے وقت ہوتی ہے ۔جب آدم گہری نیند سو گیا تو خُدا نے اُسکی ایک پسلی نکال کر اُس میں گوشت بھر دیا اور جو پسلی آدم سے نکالی گئی تھی خُدا نے اس سے "پہلی عورت" حوا کو تخلیق کیا جو اُس کی (آدم) مانند تھی۔

خُدا نے حوا کو آدم کی بیوی اور زمین پر اُس کا مددگار بنایا۔خُدا نے خالقِ حقیقی ہوتے ہوئے اپنی قدرت سے یہ سب کُچھ کیا جس کی گواہی بائبل مُقدّس سے ہمیں ملتی ہے جس پر ہمارا کامل یقین اور ایمان ہے۔

پھر خُدا حوّا کو آدم کے پاس لایا تاکہ وہ اُس کی بیوی بنے۔ آدم جانتا تھا کہ خُدا نے حوّا کو اُسی میں سے نکالا ہے۔ پس اُس نے اپنی شریکِ حیات کو عورت کہا، کیونکہ اُس کو آدم میں سے بنایا گیا تھا۔ " آدم نے کہا یہ تو میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اِس لیے ناری کہلائے گی کیونکہ وُہ نر سے نکالی گئی۔" (پیدائش 23:2) خُدا نے مرد اور عورت کو شادی کے بندھن میں باندھا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خُدا نسلِ انسانی کی ترقی اس پہلے جوڑے سے کرنا چاہتا تھا۔

خُدا نے اُنہیں شادی کے بندھن میں باندھا تاکہ مرد اور عورت ایک دُوسرے سے رفاقت رکھیں اور اولاد پیدا کریں اور والدین بن کر اُن بچوں کی پرورش کریں۔ شادی ایک برکت ہے جس سے نسلِ انسانی ترقی کرتی ہے اور یہ برکت خُدا کی طرف سے انسان کو ملی ہے۔

5۔ خُدا نے .... کو آدم کی پسلی سے بنایا۔

6۔ خُدا چاہتا ہے کہ ایک .... اور ایک .... شادی کے بندھن میں باندھے جائیں۔

7۔ شادی ایک .... ہے جو خُدا نے انسان کو عطاء کی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 26 پر ملاحظہ کریں)

?	صفحہ 22-23 کے جوابات: 1۔ خُدا ؛ 2۔ مٹی ؛ 3۔ زندگی ؛ 4۔ خوبصورت، صاحبِ عقل

خُدا نے انسان کو اپنی صورت اور شبیہ پر پیدا کیا۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اور خُدا کی شکل ایک جیسی ہے کیونکہ ''خُدا رُوح ہے ۔'' (یوحنا 24:4) جبکہ ہم گوشت اور خون سے بنائے گئے ہیں ۔ خُدا کی شبیہ کا مطلب یہ ہے کہ خُدا نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا یعنی خُدا نے اپنی تمام صفات کو انسان میں رکھا۔

آدم اور حوا جانتے تھے کہ اُن کا بہترین دوست خُدا ہے اور وہ اُن سے کیا کام لینا چاہتا ہے ۔ آدم اور حوا بھی چاہتے تھے کہ وُہ خُدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کریں لیکن بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خُدا کی نسبت اگر وُہ اپنی مرضی پر چلیں گے تو زیادہ خوش رہ سکتے ہیں ۔

آدم اور حوا خُدا کی رفاقت میں بالکل خوش اور پوری طرح مطمین زندگی بسر کر رہے تھے ۔ کیونکہ خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنے اور اُس کی خدمت کرنے میں ہی خوشی اور اطمینان ہوتا ہے ۔ آدم اور حوا خوشی سے خُدا کی خُدمت کرتے اور اُس کی مہربانی کیلئے اُس کی شکرگزاری کرتے تھے ۔

آدم اور حوا کو خُدا نے باغِ عدن میں رکھا۔ ایک خوبصورت باغ جو پودوں اور پھلدار درختوں سے بھرا ہوا تھا۔ باغ کی خوبصورتی ، کھانے کے تمام پھل اور خُدا کی ٹھنڈے وقت روزانہ رفاقت سے آدم اور حوا خُدا کی محبت کو بخوبی جان چکے تھے ۔

خُدا نے تمام مخلوقات کا خیال رکھنے کا اختیار بھی آدم اور حوا کو دیا ہوا تھا۔ اس لیے آدم اور حوا کا پسندیدہ کام خدا کے ساتھ رفاقت رکھنا اس کی فرمانبرداری کرنا اور اُس کی پرستش و شکرگزاری کرنا ہی تھا۔

8۔ خُدا نے انسان کو اپنی .... پر پیدا کیا۔

9۔ آدم اور حوا خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنے اور اُسکی .... میں خوش تھے۔

10۔ خُدا نے عدن میں ایک .... لگایا تا کہ آدم اور حوا کو معلوم ہو کہ خُدا اُن سے محبت کرتا ہے

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 28 پر ملاحظہ کریں)

? صفحہ 24 کے جوابات: 5 حوا 6۔ مرد، عورت 7۔ برکت

نظرِ ثانی

خُدا نے انسان کوایک خاص طریقے سے خلق کیا یعنی صرف انسان ہی ہے جس کو اُس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی صُورت وشبیہ پر پیدا کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا۔ خُدا کی فِطرت اِنسان میں اُس وقت منتقل ہُوئی جب اُس نے زمین کی مٹی سے آدم کو بنایا اور اُس میں زندگی کا دم پھُونکا جس سے وُہ جیتی جان ہُوا۔

حوّا کو خُدا نے آدم کی پسلی سے اُس کی مانند اُس کا ایک مددگار بنایا۔ خُدا حوّا کو آدم کے پاس لایا اور برکت دی یعنی اُن کو ایک بندھن میں باندھا۔ خُدا چاہتا تھا کہ نسل اِنسانی کی ترقی اسی طرح ہو اور آدم اور حوا والدین بن کر بچوں کی پرورش بھی کریں۔

خُدا نے انسان کو بنایا تا کہ انسان خُدا سے رفاقت رکھے ، اُسکی پرستش وشُکر گزاری کرے اور اُسکی خدمت میں مصرُوف رہے۔ خُدا نے عدن میں ایک باغ لگایا جو پودوں اور پھلدار درختوں سے بھرا تھا اور آدم اور حوّا کو اس میں رکھا۔ اور خُدا نے اِنسان کو باقی تمام مخلوقات پر اختیار بھی بخشا۔

امتحانی سوالنامہ

1۔ .... نے اِنسان کو پیدا کیا۔

2۔ خُدا نے انسان کو .... سے بنایا۔

3۔ خُدا نے اِنسان میں .... پھونکا تو وہ جیتی جان ہوا۔

4۔ خُدا نے انسان کو بہت ہی .... یعنی اپنی فطرت پر بنایا۔

5۔ خُدا نے .... کو آدم کی پسلی سے بنایا۔

6۔ خُدا نے آدم اور حوا کو ایک .... میں باندھ کر .... کی بنیاد رکھی۔

7۔ شادی ایک .... ہے جو خُدا نے ہمیں عطاء کی۔

8۔ خُدا نے آدم اور حوا کو اپنی .... پر بنایا۔

9۔ آدم اور حوا خُدا کی .... میں خوش تھے۔

10۔ خُدا انسان سے پیار کرتا ہے جس کے ثبوت میں اُس نے انسان کیلئے ایک خاص .... لگایا اور اُس میں انسان کو رکھا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)

?	صفحہ 26 کے جوابات: 8۔ صورت و شبیہ 9۔ خدمت 10۔ باغ

تیسرا باب

ابلیس، بدرُوحیں اور فرشتے

خُدا نے زمین وآسمان اور انسان کو کامل تخلیق کیا۔ مگر دُنیا دُکھوں اور تکلیفوں کا گھر کس طرح بن گئی؟۔ اور انسان بھی ہر طرح خوشی سے بھرپور زندگی بسر کر رہا تھا تو پھر کیسے انسان اور تمام مخلوقات خدا کے جلال سے محروم ہو گئے۔ بائبل مُقدّس سے ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ یہ دُنیا اُس وقت دُکھوں کا گھر بنی جب انسان گناہ میں گرا یعنی خُدا کے حکم کو توڑ کر انسان اپنی مرضی کی راہ پر چلا۔ گناہ کے سبب انسان اور زمین وآسمان دُکھوں، تکلیفوں اور موت کا شکار ہو گئے۔

یسوعؔ کے جی اُٹھنے کی خبر سب سے پہلے فرشتے نے دی۔

اس طرح دُنیا انسان کے گناہ کے سبب دُکھوں اور تکلیفوں کا گہوارا بن گئی۔ انسان سے پہلے ابلیس (جو ایک مقرّب فرشتہ تھا) نے اور ایک تہائی فرشتوں نے بھی خُدا کے خلاف بغاوت کر دی تھی۔ یہ باغی فرشتہ اِبلیسؔ اور باقی ایک تہائی فرشتے بدرُوحیں بن گئے اور وُہ بھی دُنیا میں دُکھوں اور تکلیفوں کا باعث ہیں۔ پاک فرشتے خُدا کی فرمانبرداری میں رہتے اور خُدا کی مرضی کو پورا کرتے ہیں۔ شیطان اور بدرُوحیں خُدا کی مرضی کے مخالف ہیں۔

اِس باب کے مطالعہ سے آپ یہ بتانے کے قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ شیطان کہاں سے آیا؟

☆ خُدا کے فرمانبردار فرشتے کِس طرح خُدا کی خدمت کرتے ہیں؟ اور

☆ ابلیس اور بدرُوحیں کیسے خُدا کی مرضی کی مخالفت کرتے ہیں؟

بائبل مُقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ خُدا نے کائنات کو چھ دِنوں میں تخلیق کیا۔ پیدائش 1:2 میں بزرگ موسیٰ لکھتے ہیں، ''سو آسمان اور زمین اور اُنکے کل لشکر کا بنانا ختم ہُوا۔'' پولُس رسول لکھتے ہیں، ''کیونکہ اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی، دیکھی ہوں یا اندیکھی۔'' (کُلسیوں 16:1)

اس کا مطلب ہے کہ فرشتے بھی اُنہی چھ دِنوں میں بنائے گئے۔ لفظ ''فرشتہ''

کا مطلب ہے پیغام رساں یا پیامبر۔فرشتے فوق الفطرت آسمانی ہستیاں ہیں اور خُدا نے ہی اُنھیں تخلیق کیا ہے (زبور 148:2 ۔5) جو خُدا کی مرضی کو بجالانے کے لیے اُس کے پیغام رساں ہیں۔خُدا نے فرشتوں کو پاک پیدا کیا (پیدائش 1: 31) (یہودہ کا خط 6 آیت) لیکن اپنے آزمائشی عرصے کے دوران اُن میں سے کچھ اپنی معصومیت گنوا بیٹھے (2۔پطرس 2:4، یہودہ 6 آیت)۔

خُدا نے فرشتوں کو بھی انسان کی طرح آزاد مرضی پر پیدا کیا یعنی وہ خُدا کے فرمانبردار بھی رہ سکتے ہیں اور نافرمان بھی ہو سکتے ہیں۔لیکن خُدا کی مرضی یہ ہے کہ انسان اور فرشتے اپنی مرضی سے اُس کی فرمانبرداری کریں۔

بائبل مُقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ اِبلیس اور اُس کے ساتھ ایک تہائی فرشتوں نے اپنے خالق خُدا کی نافرمانی کرنا پسند کیا اور اُس کے خلاف بغاوت کی۔کلامِ مقدس میں لکھا ہے ”اور جن فرشتوں نے اپنی حکومت کو قائم نہ رکھا بلکہ اپنے خاص مُقام کو چھوڑ دیا اُن کو اُس نے دائمی قید میں تاریکی کے اندر روزِ عظیم کی عدالت تک رکھا ہے۔“ (یہوادہ 6)

شیطان اور اُس کے فرشتوں نے گُناہ کیا یعنی اُنھوں نے خُدا کے ساتھ بغاوت کی۔خُدا نے اُن فرشتوں کو دُوسرا موقع نہیں دِیا بلکہ اُن باغی فرشتوں کو آسمان سے گرادِیا جنہیں روزِ عدالت کے بعد ہمیشہ کی سزا کے لیے تاریکی کے حوالے کر دیا جائے گا ۔ وہی باغی فرشتے بدرُوحیں بن کر خُدا کی نافرمانی کرتے ہیں۔ وہ خُدا کی

فرمانبرداری کر ہی نہیں سکتے کیونکہ وُہ خدا کی خدمت کرنا نہیں چاہتے بلکہ وُہ صرف گناہ ہی کر سکتے ہیں۔

پاک فرشتے خُدا کی فرمانبرداری کرنا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا سے پیار کرتے ہیں۔ وُہ ہمیشہ اُسکا جلال دیکھتے رہتے ہیں۔ یسوعؔ نے کہا،''آسمان پر اُن کے فرشتے میرے آسمانی باپ کا منہ ہر وقت دیکھتے ہیں۔'' (متی 10:18)۔ پاک فرشتے گُناہ نہیں کرنا چاہتے بلکہ وُہ خُدا کی خدمت کرنے اور اُس کی مرضی بجالانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

خُدا کی تمام مخلوقات میں سے طاقتور مخلوق فرشتے ہی ہیں۔ پولوس رسُول لکھتے ہیں،''جب خُداوند یسوعؔ اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔'' (2 تھسلنیکیوں 7:1) اس کا مطلب یہ ہے کہ جو طاقت فرشتوں کے پاس ہے وہ طاقت انسان کے پاس نہیں۔ تاہم فرشتے خُدا کے اِختیار میں ہیں کیونکہ وہ خالق، قادرِ مطلق اور مالکِ کُل ہے۔

ہم یہ تو نہیں جان سکتے کہ فرشتوں کی تعداد کتنی ہے مگر کلامِ مُقدّس کے مطابق فرشتوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو کم یا زیادہ نہیں ہو سکتی کیونکہ فرشتوں کو روزِ آخرت تک موت نہیں آسکتی اور نہ ہی وہ اپنی نسل کی افزائش کر سکتے ہیں۔

1۔ خُدا نے انسان اور فرشتوں کو..................... مرضی پر..................... کیا۔

2۔ ابلیس اور اُس کے فرشتوں نے خُدا کی..................... کرنا پسند کی۔

3۔ پاک فرشتے خُدا کی..................... کرنا پسند کرتے ہیں۔

4۔ فرشتے فوق الفطرت..................... ہیں جو بڑی تعداد میں ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 36 پر ملاحظہ کریں)

پاک فرشتوں سے خُدا پیغام رسانی کی خدمت لیتا ہے اور وہ ہمیشہ اُس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہ فرشتے برگزیدہ لوگوں کی حفاظت کی خدمت پر بھی معمور کیے گئے ہیں۔ زبور 91:11۔12 آیت میں یوں مرقوم ہے، ''کیونکہ وُہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حُکم دیگا کہ تیری سب راہوں میں تیری حفاظت کریں۔ وُہ تُجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھالیں گے تاکہ ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لگے۔'' پاک فرشتوں کے پاس پیغام رسانی کی بھی خدمت موجود ہے مثال کے طور پر مقدسہ مریم کے پاس فرشتہ ہی پیغام لایا، سب سے پہلے فرشتوں ہی نے یسوع المسیح کے تجسم کی خوشخبری دی اور یسوع المسیح کے جی اُٹھنے کی خبر بھی فرشتوں ہی نے سب سے پہلے پہنچائی اور پاک فرشتے ہی ایمانداروں کی رُوحیں آسمان پر لے جاتے ہیں۔

ابلیس اور اُسکے فرشتے خُدا اور انسان کے دُشمن ہیں۔ ممکن ہے کہ کُچھ لوگ شیطان پر ہنستے ہوں کہ وُہ کسی مسخرے کی طرح کا ہے۔ مثلاً اُسکی کانٹے دار دُم، سر پر

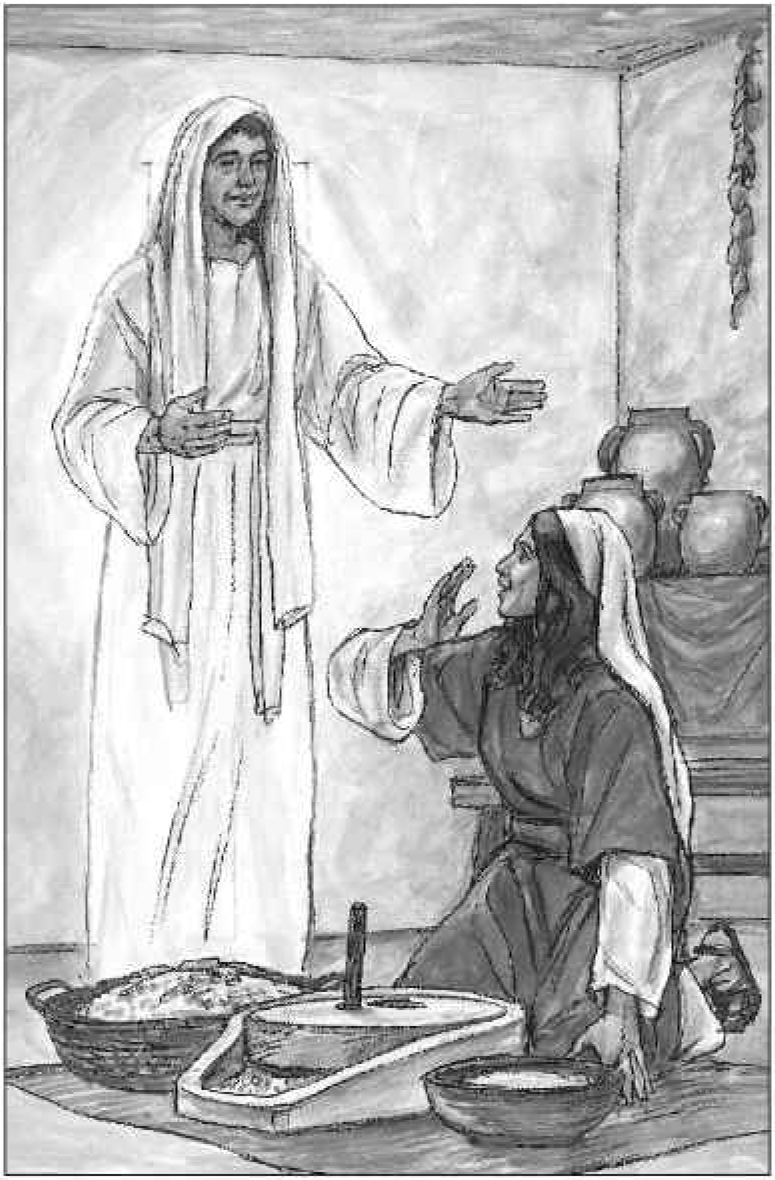

فرشتے نے اُس سے کہا اے مریمؔ خوف نہ کر کیونکہ خُدا کی طرف سے تجھ
پر فضل ہوا ہے اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔

سینگ بدصورت و بھیانک منہ ہے اور ہاتھ میں ایک تیز کانٹے دار ہتھیار بھی ہے۔ تاہم بائبل مُقدّس شیطان کو ایک جھوٹے اور قاتل کی صورت میں بیان کرتی ہَے۔ وُہ جھوٹ بولتاہَے تاکہ ہمیں خُدا سے باغی کرسکے اور ہم پر الزام بھی لگا سکے۔ وُہ ہمیں یہ سوچنے پر اُکساتاہَے کہ خُدا کے ساتھ رفاقت اور اُسکی فرمانبرداری سے کوئی خوشی نہیں مِل سکتی۔ بلکہ اُس (شیطان) کی خدمت اور رفاقت میں ہی خوشی حاصل ہوسکتی ہَے۔ تاہم وہ ایک جھوٹا اور قاتل ہَے۔ وُہ چاہتاہَے کہ انسان اُسکے ساتھ ابدی موت میں رہے اور دُنیا میں بھی دُکھ ہی اُٹھائے۔

کائنات، انسان اور تمام دیکھی اور ان دیکھی مخلوقات میں گناہ اور موت کیسے داخل ہوئے؟۔ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ مخلوقات مثلاً ابلیس، فرشتوں اور انسان کے باغی ہوجانے کے سبب تمام مخلوقات اور کائنات گناہ اور موت کا شکار ہوگئے۔

5۔ خُدا پاک فرشتوں کو برگزیدہ لوگوں کی .... کیلئے مقرر کرتا ہے۔

6۔ پاک فرشتے ایمانداروں کی رُوحوں کو .... پر لے جاتے ہیں۔

7۔ بائبل مُقدّس بیان کرتی ہَے کہ شیطان .... اور .... ہَے۔

8۔ شیطان چاہتاہَے کہ ہم .... کریں اور .... سے دُور چلے جائیں۔

?

صفحہ 34 کے جوابات: 1۔آزاد۔پیدا ؛ 2۔ نافرمانی ؛ 3۔فرمانبرداری ؛ 4۔مخلوق۔

9۔وُہ ہمیں یہ............... پراُکساتا ہے کہ خُدا کی خدمت اور اُسکی............... سے ہمیں کوئی خوشی نہیں مِل سکتی۔

10۔ابلیس، فرشتوں اور انسان کے............... میں گرنے سے تمام مخلوقات اور کائنات دُکھ اور موت کا گہوارہ بن گئی۔

نظرِ ثانی

جب خُدا نے چھ دِنوں میں زمین وآسمان کو بنایا تو اُنھی چھ دنوں میں ہی اُس نے تمام دیکھی اور ان دیکھی مخلوقات کو بھی تخلیق کیا۔خدا نے انسان اور فرشتوں کو آزاد مرضی پر پیدا کیا۔یعنی وہ خُدا کی فرمانبرداری اور نافرمانی کرنے میں آزاد ہیں کیونکہ خُدا چاہتا ہے کہ انسان اور تمام مخلوقات اپنی مرضی سے اُسکے ساتھ رشتہ، رفاقت اور محبت رکھیں۔ابلیس اور اُسکے فرشتوں نے خُدا کی نافرمانی کرنا اور اُس کے خلاف بغاوت کرنا پسند کیا اور خُدا نے اُن کو اپنے حضور سے نکال دیا۔آج وہی فرشتے بدرُوحیں بن کر انسان کو دُکھوں اور تکلیفوں میں مبتلا کرتے ہیں مگر روزِ عدالت کے بعد انکو ہمیشہ کی سزا کے لیے تاریکی کے سپرد کردیا جائے گا۔لیکن اس کے برعکس پاک فرشتوں نے خُدا کی فرمانبرداری، خدمت اور رفاقت کو چُنا اور وہ خوشی سے اُسکی مرضی کو بجالاتے ہیں۔خُدا پاک فرشتوں کو اپنے احکام کی تعمیل کرنے کیلئے اِستعمال کرتا ہے۔ابلیس اُس کے فرشتے خُدا اور انسان کے دُشمن ہیں۔ابلیس، فرشتوں اور انسان کے باغی ہو جانے کے سبب تمام مخلوقات اور کائنات گُناہ اور موت کا شکار ہوگئے۔

امتحانی سوالنامہ

1۔ خُدا نے انسان اور فرشتوں کو.................. مرضی پر.................. کیا اس لیے اُن سے خُدا کی نافرمانی ہوسکتی ہے۔

2۔ ابلیس، اُس کے فرشتوں اور اُسکے پیروکاروں نے خُدا کی.................. کرنا اور اُس کے خلاف بغاوت کرنا پسند کیا۔

3۔ پاک فرشتے خُدا کی.................. کرنا پسند کرتے ہیں۔

4۔ آسمان پر فرشتے.................. تعداد میں ہیں۔

5۔ خُدا پاک فرشتوں کو برگزیدہ لوگوں کی.................. کیلئے مقرر کرتا ہے۔

6۔ پاک فرشتے ایمانداروں کی رُوحوں کو.................. پر لے جاتے ہیں۔

7۔ بائبل مُقدّس بیان کرتی ہے کہ شیطان.................. اور.................. ہے۔

8۔ شیطان چاہتا ہے کہ ہم.................. کریں اور.................. سے دُور چلے جائیں۔

9۔ وُہ ہمیں یہ.................. پر اُکساتا ہے کہ خُدا کی خدمت اور اُسکی.................. میں ہمیں کوئی خوشی نہیں مل سکتی۔

10۔ ابلیس، فرشتوں اور انسان کے.................. میں گرنے سے تمام مخلوقات اور کائنات دُکھ اور موت کا گھوارہ بن گئی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)

?	صفحہ 36-37 کے جوابات: 5۔حفاظت؛ 6۔آسمان؛ 7۔جھوٹا، قاتل؛ 8۔سوچنے، رفاقت؛ 9۔دُکھ؛ 10۔گناہ۔

چوتھا باب

دُنیا اور انسان پر گُناہ کے اثرات

سب سے پہلے ابلیس اور اُس کے فرشتے گُناہ اور بدی کا شکار ہوئے مگر ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے گُناہ میں گر جانے سے ہی یہ کائنات گناہ آلودہ نہیں ہو سکتی تھی بلکہ دُنیا آدم اور حوا کے گناہ کے سبب دُکھوں، تکلیفوں اور موت کا شکار ہوئی۔ اس باب کے مکمل مطالعہ کے بعد آپ یہ بتانے کے قابل ہو جائیں گے کہ:

اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے
درمیان عداوت ڈالوں گا وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اُسکی ایڑی پر کاٹے گا۔

☆ آدم اور حوا کی زندگی پر گناہ کے اثرات کیا تھے؛ اور

☆ دنیا پر گناہ کے اثرات کیا ہیں؟۔

آدم اور حوا باغ عدن کے ہر درخت کا پھل کھا سکتے تھے مگر ایک درخت جو باغ کے بیچ میں تھا خُدا نے اُس درخت کا پھل کھانے سے منع کِیا۔ خُدا نے کہا ''لیکن نیک وبد کی پہچان کے درخت کا (پھل) کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تو نے اُس میں سے کھایا تو مرا ۔'' (پیدائش 17:2)

اُس درخت پر کِس قسم کا پھل تھا ہم نہیں جانتے مگر وہ پھل کیونکہ خُدا کے کلام (حکم) کے ساتھ منسلک تھا اِس لیے خاص اہمیت کا حامل تھا۔ وُہ الفاظ خُدا کا حکم تھے کہ اُس درخت کا پھل کبھی نہ کھانا۔ آدم اور حوا سے خُدا بہت محبت رکھتا تھا اس لیے باغ کا ہر پھل کھانے کی اُنہیں اجازت تھی اور صرف ایک درخت کا پھل کھانے سے منع کیا گیا تھا۔

آدم اور حوا خُدا کے اُس حکم کی پاسداری کر کے یعنی اُس ایک درخت کا پھل نہ کھا کر خُدا کے ساتھ محبت اور شکر گزاری کا اظہار کر سکتے تھے اور اُن میں اس اظہار کی صلاحیت بھی موجود تھی۔ پھر بھی ابلیس نے حوا کو بہکایا کہ وُہ خُدا کی نافرمانی کریں۔

ابلیس سانپ میں سما گیا اور سانپ نے حوا سے کہا، ''کیا واقعی خُدا نے کہا ہے کہ باغ کے کِسی درخت کا پھل تُم نہ کھانا؟۔'' (پیدائش 1:3) حوا نے سانپ سے

کہا کہ خُدا نے تو ایسا نہیں کہا بلکہ وُہ باغ کے کِسی بھی درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتے ہیں صرف ایک درخت کے پھل کے بارے میں حکم ہے کہ نہ کھانا ورنہ مرجاؤ گے۔ ''پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُس کے پھل کی بابت خُدا نے کہا ہے کہ تُم نہ تو اُسے کھانا اور نہ چھونا ورنہ مَر جاؤ گے۔'' (پیدائش 3:3)

ابلیس نے حوّا کے ساتھ بہت ہی بڑا اور خطرناک جھوٹ بولا۔ اُس نے حوّا سے کہا کہ اگر تم اُس درخت کا پھل کھاؤ گے تو ہرگز نہ مرو گے کیونکہ خُدا نہیں چاہتا کہ تُم اُس درخت کا پھل کھا کر خُدا کی مانند بن جاؤ۔ حوا نے ابلیس کے اِس جھوٹ کو سچ مان لیا اور اُس میں سے خُدا کی مرضی پورا کرنے کی خواہش جاتی رہی۔ اُس نے اپنے اچھے اور محبت کرنے والے خُدا پر شک کیا کہ خُدا نے اُنہیں اس بہت بڑی نعمت اور برکت سے صرف اس لیے محروم رکھا کہ وہ اُس کی مانند ہو جائیں گے۔ پھر اُس نے اُس پھل میں سے لیا اور کھایا اور آدم کو بھی دیا۔ اس طرح اُن سے خُدا کی نافرمانی ہوئی۔

1 ۔ خُدا نے آدم اور حوّا کو .... و .... کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے سے منع کِیا۔

2 ۔ آدم اور حوّا ایک درخت کے سوائے باقی .... درختوں کا پھل کھا سکتے تھے۔

3۔..........................سانپ میں سما گیا اور حوا کو اُس نے بہکایا۔

4۔حوّا نے اُس پھل میں سے لیا اور..............................کو بھی دیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 44 پر ملاحظہ کریں)

آدؔم اور حوّا نے خُدا کے خلاف گُناہ کیا اُس کی شریعت کو توڑا اور اُن کے اندر سے خُدا کی محبت جاتی رہی۔ خُدا کی محبت سے خالی ہو جانے کے سبب وہ خُدا کو دوست کی بجائے دُشمن سمجھنے لگے۔ وُہ خُدا کے حکموں کی بجا آوری نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اُن کی فطرت بدل گئی تھی اور اب اُن کی فطرت میں خُدا سے بغاوت پائی جاتی تھی۔ خُدا سے اُن کا رشتہ اور رفاقت ٹوٹ چکے تھے۔ گُناہ کے سبب اُنکی زندگی میں لالچ، خودغرضی، ایک دوسرے کے ساتھ محبت میں کمی پیدا ہو چکی تھی اور موت کے خوف نے اُنھیں ہر طرح سے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ گناہ نے ان کو اتنا کمزور کر دیا کہ وہ خُدا سے ڈر کر پتوں میں چھپ گئے مگر پتے اُن کو چھپا نہ سکے۔ پھر اُنھوں نے اپنے آپ کو چھپانے کی ایک اور کوشش کی یعنی اُنھوں نے ایک دوسرے پر الزام لگائے۔ آدم نے حوّا پر الزام لگا کر اور حوا نے سانپ پر الزام لگا کر اپنے آپ کو چھپانے کی آخری اور ناکام کوشش کی۔

خُدا نے آدؔم سے پوچھا، ''کیا تو نے اُس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تُجھ کو حُکم دِیا تھا کہ اُسے نہ کھانا۔'' (پیدائش 11:3) ''آدؔم نے کہا کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اُس نے مجھے اُس درخت کا پھل دِیا اور مَیں نے کھایا۔'' (پیدائش 12:3) آدؔم نے الزام لگایا کہ یہ حوا کی غلطی ہے جس کے سبب اُس

سے گُناہ ہوا۔ آدم نے حوا کو اُس کے ساتھ کر دینے کا خُدا پر بھی الزام لگایا کیونکہ خُدا ہی نے حوا کو اُس کا مددگار بنایا تھا۔ حوا نے بھی خُدا کی نافرمانی کرنے کی ذمہ داری قبول کرنے سے اِنکار کر دیا اور اُس نے گُناہ کی تمام ذمہ داری سانپ پر ڈال دی۔ حوا نے بھی اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنے کی ایک ناکام کوشش کی۔ ''اُس نے کہا کہ سانپ نے مُجھ کو بہکایا تو میں نے کھایا۔'' (پیدائش 13:3)

اِس طرح آدم اور حوا کے سبب گناہ کی تاثیر ہم اور تمام لوگوں تک پہنچی۔ خُدا نے آدم اور حوا کو اپنی صورت وشبیہ پر بنایا تھا۔ ''اور خُدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خُدا کی صورت پر اُسکو پیدا کیا۔ نرو ناری اُنکو پیدا کِیا۔'' (پیدائش 27:1) اِس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا نے انسان میں اپنی تمام صفات کو رکھا جس میں آزاد مرضی بھی خُدا کی طرف سے خُدا کی ایک صفت انسان میں موجود تھی یعنی خدا نے انسان کو آزاد مرضی پر پیدا کیا کیونکہ خُدا چاہتا ہے کہ انسان اپنی مرضی سے اُس کی فرمانبرداری کرے اور اس کے ساتھ رشتہ اور رفاقت رکھے۔

گُناہ میں گرنے کے بعد آدم کا ایک بیٹا پیدا ہوا جو اُس کی شبیہ پر تھا۔ ''آدم ایک سو تیس برس کا تھا جب اُس کی صورت اور شبیہ کا ایک بیٹا (سیت) اُس کے ہاں پیدا ہوا۔'' (پیدائش 3:5) اُس وقت سے تمام بچوں کی صورت وشبیہ انسان کی طرح ہوتی

؟ صفحہ 43 کے جوابات: 1۔ نیک، بد ؛ 2۔ تمام ؛ 3۔ ابلیس ؛ 4۔ آدم۔

آدم اور حوا سے خُدا نے کہا کہ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر زمین کی پیداوار کھائے گا۔

ہے۔اب انسان دوقسم کے گناہوں سے دوچار ہے (پہلا) موروثی گناہ (دوسرا) شخصی گناہ۔اس لیے ہم میں وہ پاکیزگی نہیں جیسی پاکیزگی خُدا ہم سے توقع کرتاہے۔ بلکہ اس کے برعکس ہم میں ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن سے خُدا ہمیں منع کرتاہے اور خُدا چاہتاہے کہ گناہ کی بیماری سے ہم آزاد ہوں تاکہ موت کا شکار نہ ہوں۔

5۔آدم اور حوا نے خُدا کے حکم کی تعمیل کرنے کی بجائے اپنی.....................کو زیادہ اہمیت دی۔

6۔اَب وُہ خُدا کی.....................اور آپس کی.....................سے خالی تھے۔

7۔اُنھوں نے ایک دوسرے پر.....................لگائے تاکہ وہ بےقصور ثابت ہوں۔

8۔انسان میں دوقسم کے گناہ پائے جاتے ہیں (پہلا).....................گناہ اور (دوسر).....................گناہ کہلاتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 49 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

کیونکہ ہم اِس دُنیا میں گُنہگار پیدا ہوتے ہیں اس لیے ہم جو کُچھ سوچتے، کہتے اور کرتے ہیں وُہ گناہ آلودہ ہوتاہے۔ہم ہمیشہ دولت، طاقت، شہرت، جائیداد، دُنیا کی خواہش اور جسم کی خواہشات کے مطابق سوچتے ہیں اور خُدا کی محبت سے بڑھ کر ہم میں ذاتی محبت اور دُوسروں کی محبت زیادہ ہوتی ہے۔

ہماری روحانی زندگی ہی خُدا کے احکامات سے خالی نہیں بلکہ ہماری معاشرتی زندگی بھی خُدا کے کلام سے خالی ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے پڑوسی کے ساتھ اپنی مانند محبت رکھیں مگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ خُدا کی مرضی یہ بھی ہے کہ اُس نے جن کو ہم پر اختیار دیا ہے ہم اُن اداروں اور لوگوں کی تابع فرمانی کرتے رہیں ۔ مثلاً حکومت، والدین اور خادم الدین وغیرہ، لیکن ہم اُن کی نافرمانی ہی کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اُنھیں خُدا نے ہمارے اُوپر مقرر کیا ہے۔

ہم بت پرستی، جادوگری، تعویز گنڈے، پیر پرستی، قسمت پرستی، شگون پرستی اور ایسے کئی قسم کے گناہوں میں مبتلا رہتے ہیں اس لیے ہم آپس کی محبت، برداشت، تحمل، مہربانی، نیکی، حلم، پرہیزگاری، پڑوسی سے محبت، خاندانی محبت، والدین کی محبت، مُلک و ملت کی محبت اور کلیسیائی محبت سے دور ہیں۔ ہم میں ان کے لیے نفرت اور حسد پایا جاتا ہے جس کے سبب ہم اکثر تفرقے اور جدائی کا سبب بنتے ہیں۔ آج ہم کلام مُقدّس کو محض پڑھتے اور سنتے ہیں پر اُس پر عمل نہیں کرتے۔ لیکن خدا فرماتا ہے کہ ہم کلام کو سُنیں، پڑھیں اور اُس پر عمل بھی کریں۔ خدا کا کلام ہمارے قدموں کے لیے چراغ اور راہ کیلئے روشنی ہے۔ گناہ کے اندھیروں میں بھٹکتے رہنے کے سبب ہم شکست خوردہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ گُناہ خُدا کے ساتھ ہمارے رشتے کو بگاڑ دیتا ہے کیونکہ خُدا قدُوس ہے اور وہ چاہتا ہے کہ انسان کامل بنے تاکہ ہمارا رشتہ اور رفاقت خُدا کے ساتھ بحال ہو سکے۔

اخی اب بادشاہ نے نبوت کے تاکستان کو لالچ کی بنا پر زبردستی حاصل کرنا چاہا۔

بائبل مقدس میں یوں لکھا ہے، ''پس چاہیے کہ تُم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔'' (متی 48:5) مُقدّس یعقوب فرماتے ہیں کہ نافرمانی کا ایک کام ہی ہمیں عدالت میں لانے کیلئے کافی ہے۔ ''کیونکہ جس نے ساری شریعت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطاء کی وُہ سب باتوں میں قصوروار ٹھہرا۔'' (یعقوب 10:2) ہم سب خُدا کے خلاف گُناہ کرتے ہیں اور روز ہم سے خطاء ہوتی ہے۔ ہم کاملیت کے نشان کو جو خُدا ہم سے چاہتا ہے حاصل نہیں کر سکتے۔ پولُس رسُول لکھتے ہیں، ''اس لیے کہ سب نے گُناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں۔'' (رومیوں 23:3) ہماری فطرت میں شخصی اور موروثی گُناہ موجود ہے اس لیے ہم سزا کے مستحق ہیں اور گناہ کی سزا کیا ہے؟۔ خُدا کا فیصلہ یہ ہے کہ گُناہ کی مزدوری موت ہے۔

خُدا جانتا ہے کہ انسان گُناہ سے آزادی حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ شریعت کو پورا کر سکتا ہے۔ اِس لیے گناہ سے ہماری نجات کے لیے مسیح خُداوند نے اپنی جان دے دی تا کہ ہمارے گناہوں کا فدیہ ہو سکے اور ہم ابدی زندگی پا سکیں۔ اب جتنے اُس پر ایمان لاتے ہیں وہ سب گناہوں کی معافی حاصل کرتے ہیں۔ انسان کے لیے گناہوں کی معافی کا انتظام خُدا نے خود کیا ہے۔ کلامِ مقدس میں یوں لکھا ہے، ''خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے

?	صفحہ 46 کے جوابات: 5۔ مرضی ؛ 6۔ محبت، محبت ؛ 7۔ الزام ؛ 8۔ موروثی، شخصی۔

ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" (یوحنا 16:3) یسوع المسیح ہم میں رہ کر اپنی زندگی گزارتا ہے تاکہ جو زندگی اُس نے ہمیں دی ہے وہ زندگی ہم کھو نہ دیں۔ اس لیے ہمیں ہمیشہ صرف اُس کے تابع زندگی بسر کرنی ہے تاکہ ہم ہمیشہ کی زندگی میں قائم رہ سکیں۔ یہ ہی خوشخبری ہے اور اگلے باب میں ہم اسی خوشخبری کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔

9۔ گناہ آلود فطرت کے سبب ہم جو کچھ..............................، ....اور ....ہیں وہ سب گناہ ہی گنا جاتا ہے۔

10۔ گناہ کی مزدوری..............................ہے۔

11۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم..............................بنیں جیسا وہ کامل ہے۔

12۔ ہم..............................ہیں اور ہم سے روز..............................ہوتی ہے۔

13۔ ہم سب اِس لائق ہیں کہ ہمیشہ کی موت کا ....ہم پر صادر ہو۔

14۔ یسوع المسیح نے ہمارے..............................کی قیمت اپنی جان دے کر ادا کر دی ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اُس کے..............................زندگی بسر کریں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 52 پر ملاحظہ کریں)

نظرِ ثانی

خُدا نے آدم اور حوا کو بتایا کہ وُہ باغ کے سب درختوں کا پھل کھا سکتے ہیں مگر جو باغ کے بیچ میں نیک وبد کی پہچان کا درخت ہے اُس کا پھل کبھی نہ کھائیں ورنہ مر جائیں گے۔لیکن سانپ جو کُل دشتی جانوروں میں سے چالاک تھا ابلیس اس میں سما گیا اور سانپ نے حوا کو بہکایا کہ اگر وہ پھل کھائیں گے تو ہرگز نہ مریں گے بلکہ خدا کی مانند بن جائیں گے۔حوا نے خُدا کی محبت پر شک کیا اور سانپ کی بات کو سچ مان کر وہ پھل کھا لیا اور آدم کو بھی دیا۔اس طرح آدم اور حوا خدا کے نافرمان ہو گئے اور اُن کی زندگی میں گناہ آ گیا۔جب اُنہوں نے گناہ کیا تو اُن کی فطرت تبدیل ہو گئی اور وُہ خُدا اور آپس کی محبت سے خالی ہو گئے۔آدم اور حوا کی نافرمانی کے سبب ساری دُنیا میں گناہ پھیل گیا۔اس لیے ہر انسان میں موروثی اور شخصی گناہ پایا جاتا ہے۔ہم جو کُچھ سوچتے، کہتے اور کرتے ہیں وہ سب گناہ میں شمار کیا جاتا ہے۔اس لیے ہم سب گناہ کی سزا کے لائق ہیں اور گناہ کی مزدوری موت ہے۔اس لیے خدا نے ہماری نجات اور مخلصی کے لیے خُداوند یسوعؔ کو بھیجا۔یسوع المسیح نے ہمارے گناہوں کا فدیہ دیا اور اب وہ ہماری زندگی میں رہ کر اپنی زندگی گزارتا ہے تاکہ ہم ہمیشہ کی زندگی کھو نہ دیں اس لیے ہمیں صرف اُس کے تابع زندگی بسر کرنی ہے۔

امتحانی سوالنامہ

1۔ آدم اور حوا ایک درخت کے سوائے باقی .... درختوں کا پھل کھا سکتے تھے۔

2۔ خُدا نے آدم اور حوا کو .... و........................ کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے سے منع کیا۔

3۔ .... نے حوا کو بہکایا اور اُس نے وہ پھل کھالیا۔

4۔ حوا نے اُس پھل میں سے .... کو بھی دیا۔

5۔ گناہ کے سبب آدم اور حوا کی .... بدل گئی۔

6۔ اَب وُہ خُدا کی .... اور آپس کی .... سے خالی تھے۔

7۔ انسان میں دو قسم کے گُناہ پائے جاتے ہیں (پہلا) .... گُناہ اور (دُوسرا) .... گناہ کہلاتا ہے۔

8۔ گُناہ آلود فطرت کے سبب ہم جو کچھ ....، .... اور .... ہیں وہ سب گُناہ ہی گِنا جاتا ہے۔

9۔ گُناہ کی مزدوری .... ہے۔

10۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم .... بنیں جیسا وہ کامل ہے۔

11۔ ہم .... ہیں اور ہم سے روز .... ہوتی ہے۔

12۔ ہم سب اِس لائق ہَیں کہ ہمیشہ کی موت کا .... ہم پر صادر ہو۔

?	صفحہ 50 کے جوابات: 9۔ کرتے، کہتے، سوچتے ؛ 10۔ نتائج ؛ 11۔ کامل ؛ 12۔ کئی طریقے ؛ 13۔ فیصلہ ؛ 14۔ ساری۔

13۔ یسوعؔ المسیح نے ہمارے.. کی قیمت اپنی جان دے کر ادا کر دی۔

14۔ ہمیں چاہیے کہ یسوعؔ المسیح کے...................................... زندگی بسر کریں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)

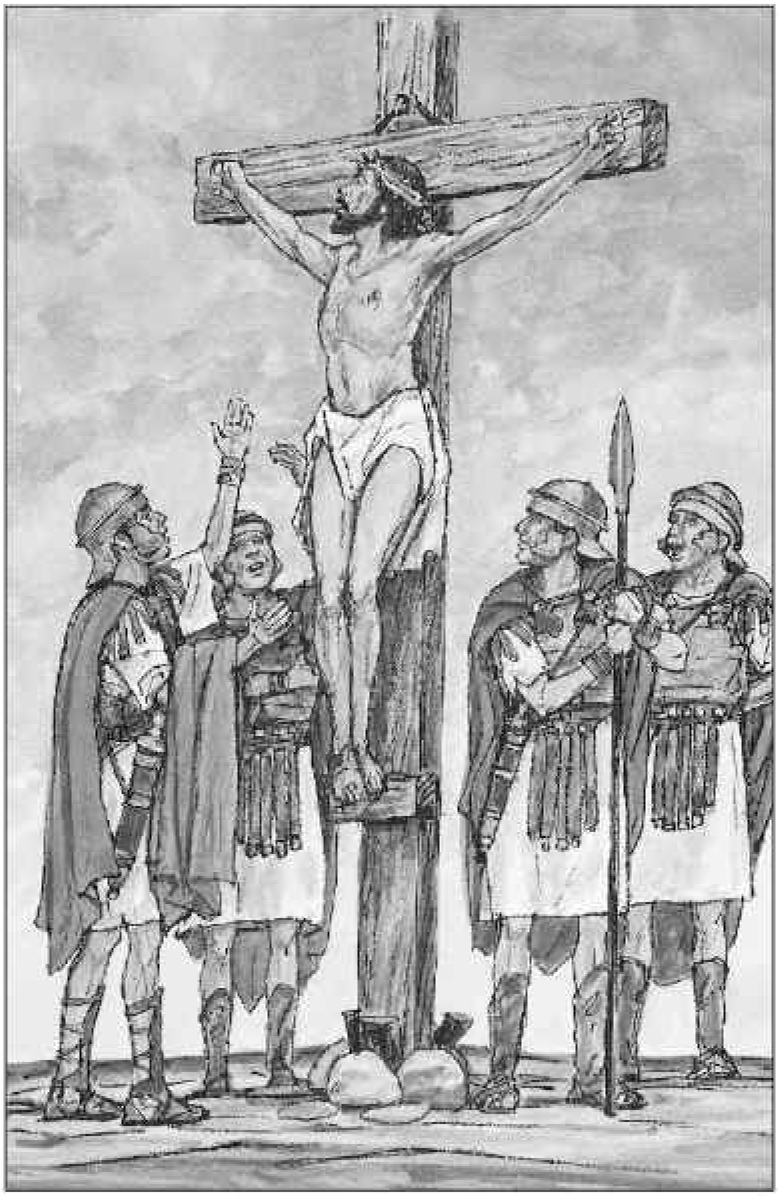

خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی
اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

پانچواں باب

وعدہ کے مطابق نجات دہندہ کی آمد

پچھلے ابواب میں ہم نے تخلیقِ کائنات کے بارے میں سیکھا اور پھر ابلیس، فرشتوں، بدروحوں اور انسان کے گناہ میں گرنے کے بارے میں بھی جانا۔ ابلیس اور اُس کی بدرُوحوں نے خُدا کی نافرنی کی اور وُہ دُنیا میں ہر قسم کے دُکھ اور مصیبت کا سبب بنے اور پھر آدم اور حوا نے خُدا کی نافرمانی کی اور اُنکے گناہ میں گرنے کے سبب دُنیا میں گناہ پھیل گیا۔ تاہم بائبل مقدس میں گناہ اور موت سے نجات کی خوشخبری دی گئی ہے۔ خُدا ہم سے پیار کرتا ہے اور اُس نے اپنے بیٹے کو اِس دُنیا میں بھیجا تاکہ ساری دُنیا کو اُن

کے گناہوں سے نجات دے۔ اِس باب کو پڑھنے کے بعد آپ اِس قابل ہو جائیں گے کے بتا سکیں کہ:

☆ خُدا نے انسان کو گُناہ سے کِس طرح بچایا ؛

☆ یسوعؔ المسیح نے ہمارے گناہوں کا فدیہ کیسے دیا ؛ اور

☆ باوسیلہ ایمان ہم کس طرح نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

ابلیس یہ چاہتا ہے کہ جس طرح وہ اور اُس کے فرشتے گناہ کے سبب رد کیئے گئے ہیں اُسی طرح انسان بھی گناہ کے سبب ابدی موت میں چلا جائے۔ ابلیس نے حوا کے ساتھ جھوٹ بولا اور اُس کو خُدا کے حکم کے خلاف بہکایا۔ اس طرح آدم اور حوا دونوں سے گناہ سرزد ہو گیا۔ اُس ایک گناہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام نسلِ انسانی موروثی اور شخصی گناہ کا شکار ہو گئی۔ گناہ کی مزدوری موت ہے اس لئے ابلیس اور اُس کے تمام فرشتے یہ سمجھتے تھے کہ اب ہم بھی گنہگار ہیں اور انسان بھی گنہگار ہے اس لئے ہمارے ساتھ اب انسان بھی ابدی ہلاکت میں جائے گا۔ مگر ابلیس اور اُس کے فرشتے غلطی پر تھے کیونکہ وہ اپنے گناہ پر یا خُدا سے بغاوت پر شرمندہ نہ تھے۔ خُدا نے انسان کی نجات کا بندوبست کیا کیونکہ انسان خود گناہ سے آزادی حاصل نہیں کر سکتا اور انسان اپنے رویے پر شرمندہ بھی تھا کیونکہ اُس سے گناہ ہوا تھا۔ آدم اور حوا کو معلوم تھا کہ خدا کی عدالت سے اُن کو سزا ملے گی اس لیے انھوں نے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کی۔ خُدا نے اُن کو سزا سنائی کیونکہ خُدا

پاک ہے اور پاک خُدا گناہ سے پیار نہیں کرتا۔ آدم اور حوا کو عدن سے باہر کر دیا کیونکہ خُدا عادِل ہے اس لیے وہ ہمارے گناہ کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ تاہم اُس نے انسان کو نجات دہندہ کی خوشخبری سنا دی۔ اس نے وعدہ کیا کہ وُہ اپنے بیٹے کو بھیجے گا تا کہ دُنیا اس کے سبب سے گناہوں سے نجات حاصل کر سکے۔

خُدا نے فرمایا، ''اور مَیں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا وُہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔'' (پیدائش 15:3) یہاں خُدا نے انسان کی نجات کے منصوبے کو بیان کیا اور ابلیس کے کچلے جانے کی خبر دی جو ہمارا ازلی و ابدی دُشمن ہے۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجنے کا منصوبہ بنایا تا کہ ہم ابدی ہلاکت سے بچ سکیں۔ اس لیے کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور جس نے ابلیس، گناہ اور موت کے خلاف جنگ کی اور ہمارے لیے اُس نے اُن کو شکست دِی۔ اسی وعدے میں نجات دہندہ کے دُکھوں کا بھی ذکر ہے جو اُس نے برداشت کیے اور انسان کی نجات کے منصوبے کو پورا کیا۔

1۔ خُدا پاک ہے اور.................. سے پیار نہیں کرتا۔

2۔ خُدا.................. ہے۔

3۔ خُدا نے اپنے.................. کو بھیجنے کا منصوبہ بنایا تا کہ ہم ابدی.................. سے بچ سکیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 58 پر ملاحظہ کریں)

پرانے عہد نامہ میں ہم نجات دہندہ کے بارے میں خُدا کے وعدوں کا مطالعہ کرتے ہیں کہ خدا انسان کو اس کے گناہوں سے نجات دینے کے لیے ایک نجات دہندہ کو بھیجے گا۔ جیسے خُدا نے ابرہام کو برکت دی اور اُسے بتایا کہ نجات دہندہ اُسکی اولاد میں سے ہی ہوگا۔ خُدا نے فرمایا،" اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔" (پیدائش 3:12) پھر خُدا نے ابراہام کی نسل سے داوٗد بادشاہ کے خاندان کو چُنا اُس نے داوٗد سے کہا،" اور تیرا گھر اور تیری سلطنت سدا بنی رہے گی۔ تیرا تخت ہمیشہ کے لیے قائم کِیا جائے گا" (2 سموئیل 16:7) اس میں خُدا نے یہ واضح کِیا کہ نجات دہندہ کامل خُدا اور کامل انسان ہوگا کیونکہ تخت تو ہمیشہ خدا ہی کا قائم رہ سکتا ہے۔ اسی طرح یسعیاہ نبی کے صحیفے میں یوں لکھا ہے۔"اِس لیے ہمارے لیے ایک لڑکا تولد ہُوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُسکے کاندھے پر ہوگی ور اُسکا نام عجیب مشیر خدای قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔" (یسعیاہ 6:9) خُدا نے پیشنگوئی کی تھی کہ نجات دہندہ انسان کے گناہوں سے نجات کے لیے دُکھ اُٹھائے گا اور اُنہیں ابدی موت سے بچائے گا۔ کلامِ مقدس میں لکھا ہے۔"تو بھی اُس نے ہماری مشقتیں اُٹھا لیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا۔" "ہماری ہی سلامتی کے لیے اُس پر سیاست ہوئی تا کہ اُسکے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔" (یسعیاہ 53:4-5) پرانے عہدنامہ میں ہم بہت سی قربانیوں کے متعلق پڑھتے ہیں کہ خُدا نے انسان کو بہت سی قربانیاں لانے کو کہا

صفحہ 57 کے جوابات: 1۔ پاک خدا ؛ 2۔ محبت ؛ 3۔ بیٹے ،ہلاکت۔	?

تا کہ وُہ ازلی اور ابدی قربانی جو اُن کے گناہوں کے لیے دی جائے گی کو پہچان سکیں کہ کِس طرح نجات دہندہ اپنا خون بہا کر سب لوگوں کو گناہ اور موت سے نجات دے گا۔

آخر جب وقت آ گیا تو خُدا نے منصوبہ کے مطابق اپنے بیٹے کو بھیجا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ کلامِ مقدس میں یوں لکھا ہے، ''لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہُوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا۔ تا کہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر چھڑا لے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ مِلے۔'' (گلتیوں 4:4-5) خُدا نے ناصرۃ کی ایک کنواری (مریمؑ) کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اور اُس نے مریم کو یہ پیغام دیا، ''اور دیکھ تو حاملہ ہو گی اور تیرے بیٹا ہو گا اُس کا نام یسوع رکھنا۔'' (لُوقا 1:31-1) نجات دہندہ اِنسانی باپ سے پیدا نہیں ہُوا بلکہ وُہ رُوح القدس کی قدرت سے پیدا ہُوا۔ نجات دہندہ گناہ سے پاک پیدا ہوا۔ مُقدّس لُوقا لکھتے ہیں، ''اور فرشتہ نے جواب میں اُس (مریمؑ) سے کہا کہ رُوح القدس تجھ پر نازل ہو گا اور خُدا تعالیٰ کی قدرت تُجھ پر سایہ ڈالے گی اور اِس سبب سے وُہ مولودِ مُقدّس خُدا کا بیٹا کہلائے گا۔'' (لُوقا 1:35)

یسوع المسیح ایک حقیقی اِنسان کی طرح اِس دنیا میں رہا لیکن پھر بھی اُس نے گُناہ سے پاک زندگی بسر کی۔ نہ صرف اُس نے پاک زندگی بسر کی بلکہ وہ ہمیں پاک زندگی دیتا بھی ہے۔ پطرس رسُول یسعیاہ نبی کے صحیفہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں، ''نہ اُس نے گُناہ کِیا اور نہ اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی۔'' (1-پطرس 2:22)

4۔ خُدا نے .... کو برکت دی اور یہ بھی بتایا کہ نجات دہندہ اُسکی اولاد میں سے ہوگا۔

5۔ خُدا نے پیشنگوئی کی تھی کہ .... ہمیں گناہ اور ابدی موت سے بچانے کے لیے آئے گا۔

6۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا تاکہ جو کوئی اُس پر .... لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

7۔ نہ تو یسوعؔ گناہ میں .... ہُوا اور نہ ہی اُس نے کوئی .... کیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 63 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ المسیح کون ہیں؟۔ایک حقیقی اِنسان جو کنواری مریم سے پیدا ہُوا۔ فرشتہ نے مریم کو بتایا، ''اور دیکھ تو حامِلہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔'' (لُوقا 31:1) یسوع المسیح نے فرمایا ''مَیں اور باپ ایک ہیں۔'' (یوحنا 30:10)

یسوعؔ خُدا بھی ہے اور اِنسان بھی۔ ''جب یسوع قیصریہ فلپی کے علاقہ میں آیا تو اُس نے اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ لوگ ابن آدم کو کیا کہتے ہیں؟۔انہوں نے کہا بعض یوحنا بپتسمہ دینے والا کہتے ہیں بعض ایلیاہ بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی اُس نے اُن سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو؟۔ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔'' (متی 16:13-16)

یہ ہمارے لیے کِس طرح کا بھید کھولا گیا ہَے ؟ بائبل مُقدّس ہمیں بڑی صفائی سے بتاتی ہَے کہ یہ ایک حقیقت ہَے کہ یسوع مسیح ہمارے گُناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے آیا۔ کامل قربانی کے لیے کامل اِنسان کا ہونا ضرور تھا اور پوری دُنیا کا عوضی بننے کے لیے یسوع کامل اِنسان بنا۔ ''ہماری سلامتی کے لیے اُس پر سیاست ہوئی۔'' (یسعیاہ 53:4-6) کوئی اِنسان پوری دُنیا کے گُناہوں کی قیمت ادا نہیں کرسکتا۔

یسوعؑ نے ہمارے لیے خُدا کے تمام حُکموں کی پابندی کی اور اس نے کہا کون ہے جو اُس میں گُناہ ثابت کرسکتا ہے۔ ''تُم میں کون مُجھ پر گُناہ ثابت کرتا ہَے۔'' (یوحنا 8:46) مگر کوئی بھی ایسا نہ کرسکا کیونکہ اُس نے کوئی کام خُدا کی مرضی کے خلاف نہ کِیا۔ ہمیں گناہوں کی سزا سے بچانے کے لیے یسوعؑ نے باپ کے سامنے ہمارے گُناہوں کا فدیہ ادا کِیا۔ اور یہ کام یسوعؑ نے سب لوگوں کے لیے کیا۔

جب وہ صلیب دیا گیا تو وُہ پکار اُٹھا، ''اَے میرے خُدا! اَے میرے خُدا تو نے مُجھے کیوں چھوڑ دِیا'' (متی 27:46) یسوعؑ مسیح نے تمام گناہوں کو اپنے اوپر لے لیا اور اُس نے ہمارے گُناہوں کی سزا برداشت کی۔ کیونکہ خُدا عادل اور منصف ہے اور اِس لیے گناہ گار کو گناہ کی سزا ضرور دیتا ہے اُس سزا کو یسوعؑ نے برداشت کِیا اَب جو کوئی بھی اُس قربانی کو قبول کرتا ہے اُس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ جب یسوعؑ نے ہمارے گناہوں کی سزا کو برداشت کرلیا تو اُس نے کہا، ۔''تمام ہوا'' (یوحنا 19:30) ہمارے گناہوں اور موت سے نجات کے کام کو یسوعؑ نے مکمل کِیا

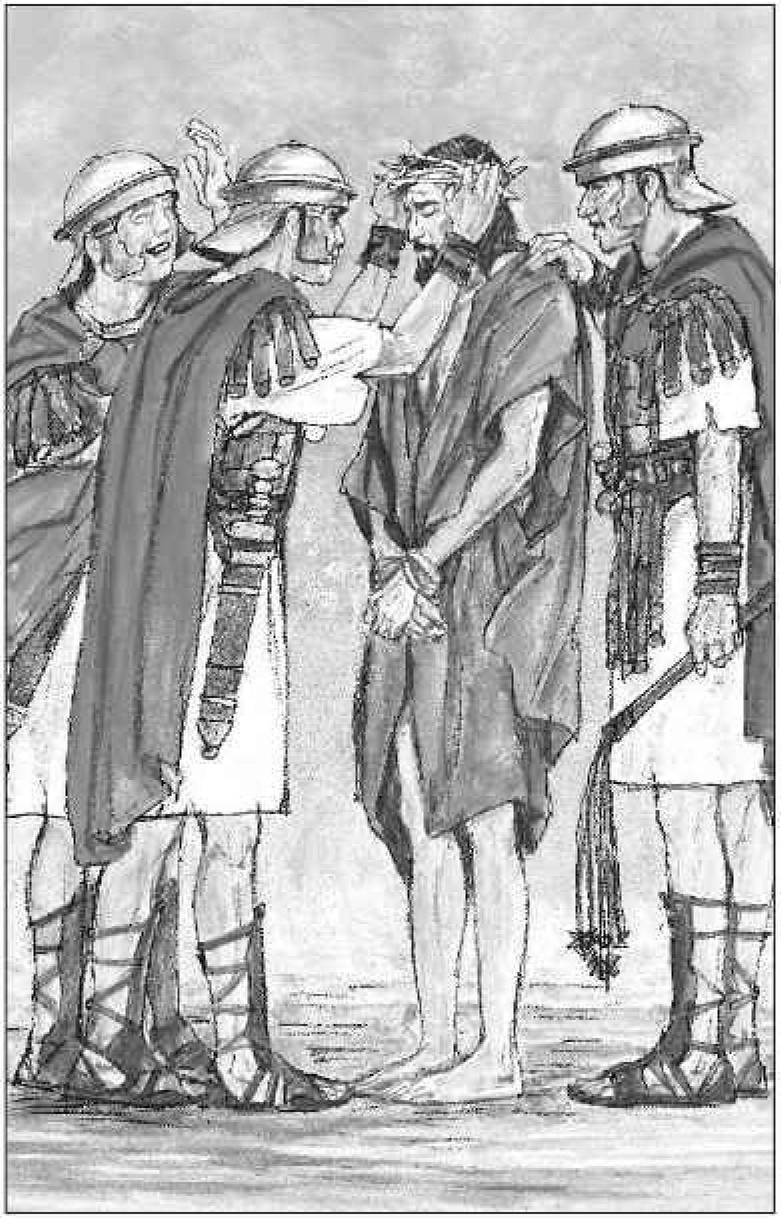

سپاہیوں نے یسوعؔ کو ٹھٹھوں میں اُڑایا۔

اور اِس کا اعلان اُس نے صلیب پر ہی کر دِیا۔

پھر اُس نے بڑی آواز سے پکار کر کہا، ''اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔'' (لُوقا 46:23) تب اُس نے جان دے دِی۔ یوسف ارمتیہ کے رہنے والے نے یسوعؔ کی لاش کو دفن کرنے کے لیے رومن حکومت سے اجازت لی اور اُس کو اپنی قبر میں بڑے اعزاز کے ساتھ دفن کر دیا۔ رومن حکومت نے قبر پر مہر کر کے دو پہرے دار اُس کی قبر پر مقرر کر دیئے۔ جمعہ کی شام یسوعؔ کو دفن کیا گیا اور اتوار کی صبح سویرے وُہ مردوں میں سے جی اُٹھا۔ قبر اُس کو اپنے اندر نہ رکھ سکی۔ اُس کے جی اُٹھنے کے سبب آج ہم بھی زندہ ہیں اور جتنے اُس کی موت اور جی اُٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں وہ ابدتک زندہ رہیں گے۔

8۔ یسوعؔ حقیقی............................اور حقیقی............................ہے۔

9۔ خُدا کے حکموں کی پابندی کرنے اور ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے یسوعؔ حقیقی............................بنا۔

10 ۔ ساری دُنیا کے گناہوں کا ....دینے کے لیے کامل ....کی ضرورت تھی۔

?	صفحہ 60 کے جوابات: 4۔ ابراہام ؛ 5۔ نجات دہندہ ؛ 6۔ نجات ؛ 7۔ پیدا ؛ گناہ۔

11۔خُدا نے ہمارے گُناہ.......................... پر لاد دیئے۔

12 ۔ جب یسوع نے ہماری نجات کے کام کو مکمل کر لیا تو اُس نے کہا .... ہُوا۔

13 ۔یوسف ارمتیہ کے رہنے والے نے یسوع کی لاش کو اپنی........................ میں دفن کِیا۔

14 ۔ ....دن یسوع مُردوں میں سے ....۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 66 پر ملاحظہ کریں)

یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ وُہ حقیقی خُدا ہَے ۔ پولُس رسُول لکھتے ہَیں، ''لیکن پاکیزگی کی رُوح کے اعتبار سے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خُدا کا بیٹا ٹھہرا'' (رُومیوں 1:4) اُس نے دعویٰ کیا تھا کہ وُہ مُردوں میں جی اُٹھے گا اور اُس نے ایسا ہی کِیا۔ صرف خُدا ہی ایسا کر سکتا ہَے ۔

اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہمیں یاد دلاتا ہَے کہ اُس نے ہمارے گناہوں کی پوری قیمت ادا کر دِی ۔ اگر یسوع مُردوں میں سے زِندہ نہ ہوتے تو ہمیں گناہ اور ابدی موت سے بچانے کا منصوبہ ناکام ہو جاتا ۔ پولُس رُسول لکھتے ہَیں ، '' اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہمارا ایمان بے فائدہ ہے تم اَب تک اپنے گناہوں میں گرفتار

ہو۔'' (ا۔کرنتھیوں 17:15) مگر وُہ زندہ ہُوا اُور جس کام کے لیے اُسے مقرر کِیا گیا تھا اُس نے اُس کام کو مکمل کِیا۔

یسوعؔ نے اُس سزا اور دُکھوں کو برداشت کِیا جو ہم گُنہگاروں کو برداشت کرنے تھے۔ ''مطلب یہ ہے کہ خُدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ ہمارا میل ملاپ کر لیا۔ یسوع مسیح کی موت اور اُس کا جی اُٹھنا خُدا کے ساتھ ہمارا میل ملاپ اس طرح ممکن بناتا ہے کہ ہم نے ہمیشہ خُدا کے خلاف گناہ ہی کیا ہے اس لیے خُدا کی عدالت میں گنہگار کی حیثیت سے ہم سزا پاتے۔

مسیح خُداوند نے اپنا خون باپ کی عدالت میں ہمارے گناہوں کے فدیہ کے طور پر پیش کیا اور جی اُٹھ کر اُس فدیہ کے منظور ہونے کا ثبوت دیا۔ اس کا جی اُٹھنا موت پر اُس کی فتح کو بھی ثابت کرتا ہے۔ اب جو مسیح کے خون سے پاک کیے گیے ہیں اُن کا خُدا کے ساتھ میل ملاپ ہے۔

کلامِ مقدس میں اس میل ملاپ کے بارے میں یوں مرقوم ہے، ''مطلب یہ ہے کہ خُدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دُنیا کا میل ملاپ کر لیا اور اُن کی تقصیروں کو اُنکے ذِمہ نہ لگایا اور اُس نے میل ملاپ کا پیغام ہمیں سونپ دیا ہے۔ پس ہم مسیح کے ایلچی ہَیں گویا ہمارے وسیلہ سے خُدا التماس کرتا ہَے۔ ہم مسیح کی طرف سے منت کرتے ہَیں کہ خُدا سے میل ملاپ کر لو جو گُناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راستبازی ہو جائیں۔'' (2۔کرنتھیوں 5:19-21)۔

ہم باوسیلہ ایمان گناہوں سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ جو یسوعؔ کو رَد کرتے ہَیں وہ مُعافی حاصل کرنے کے فائدہ کو کھو دیتے ہَیں۔ مگر وہ اُس مُعافی کا فائدہ حاصل کرتے ہَیں جو باوسیلہ ایمان مسیح کو اپنی زندگی کا اختیار دیتے ہیں، ''اور جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وُہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے وُہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔'' (مرقس 16:16)

یسوعؔ کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہمیں یہ بھی بتاتا ہَے کہ وُہ اِس لیے زِندہ ہَے تاکہ ہمیں مُردوں میں سے جِلائے۔ ''لیکن فی الواقع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہَے اور جو سو گئے ہَیں اُن میں پہلا پھل ہُوا۔'' (1۔کرنتھیوں 20:15) موت یسوعؔ کو قبضہ میں نہ رکھ سکی اس لیے اب ہم بھی موت کے قبضہ میں نہیں رہے۔ اب جو اِیماندار مسیح میں سوتے ہَیں وہ یسوعؔ کے پاس آسمان پر چلے جاتے ہَیں۔ یسوعؔ نے صلیب پر ڈاکو سے کہا، ''آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔'' (لوقا 43:23) لیکن جو یسوع کے خُون سے دُھلے نہیں اور نہ ہی وہ اُس پر ایمان لائے وہ ابدی موت میں چلے جاتے ہیں۔

ایک تمثیل میں یسوعؔ نے ایک امیر آدمی کے متعلق بتایا، ''عالم ارواح میں امیر آدمی عذاب میں مبتلا تھا۔'' (لوقا 23:16) عدالت کے دِن وہ تمام لوگوں کو مُردوں میں سے جِلائے گا اور اپنے فرشتوں کو آخری عدالت کے لیے تمام لوگوں کو اُس کے سامنے جمع کرنے کے لیے بھیجے گا۔ یسوعؔ اُن سب کو جو اُسے نجات دہندہ کے

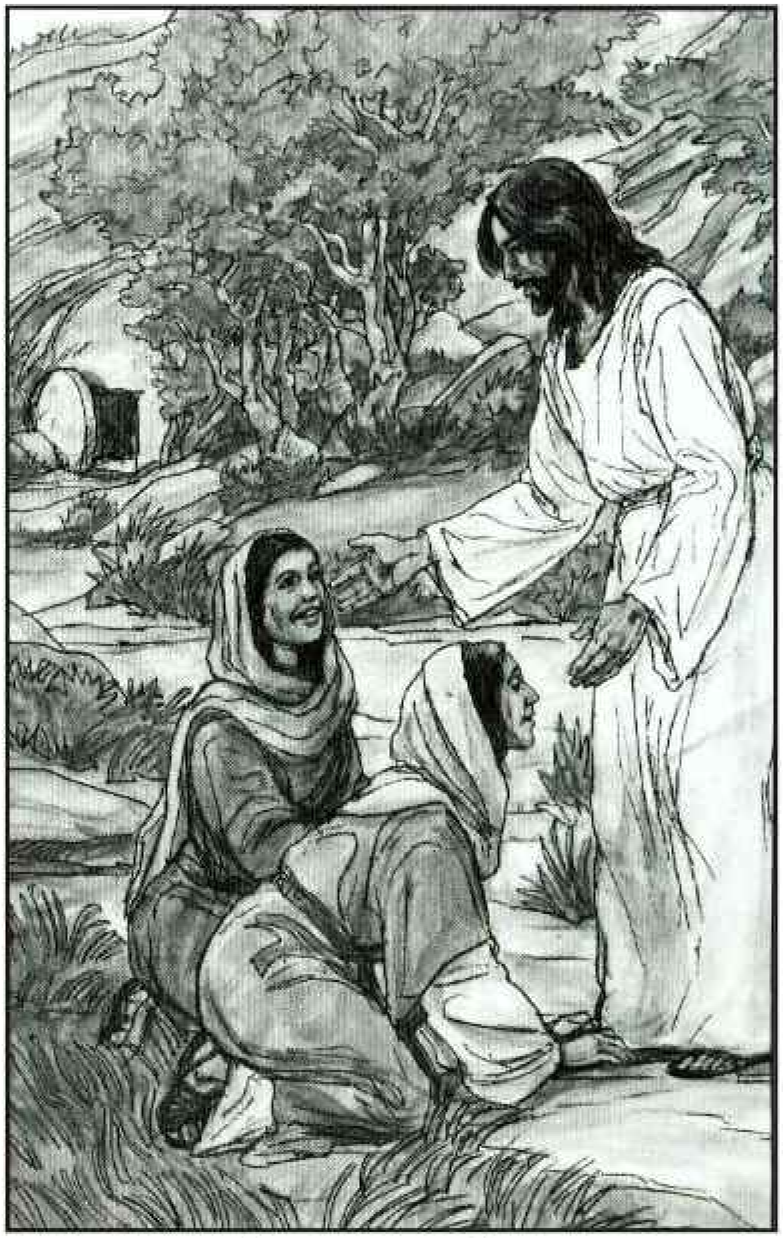

جی اُٹھنے کے بعد یسوعؔ دو خواتین کو سلامتی کی خوشخبری دیتا ہے۔

طور پر قبول کرتے ہَیں اپنے ساتھ نئی زمین اور نئے آسمان میں رہنے کے لیے لے جائے گا۔ جہاں وُہ خُدا کی شفقت بھری موجودگی میں ہمیشہ رہیں گے۔اور جتنوں نے یسوؔع کونجات دہندہ ماننے سے اِنکار کیا ہوگاوُہ ہمیشہ تک ابدی موت میں رہیں گے۔

مسیح خُداوندہمیں سکھاتے ہیں کہ،"اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وُہ وقت آتا ہَے کہ جتنے قبروں میں ہَیں اُسکی آواز سُن کر نکلیں گے۔جنھوں نے نیکی کی ہَے زِندگی کی قیامت کے واسطے اور جنھوں نے بدی کی ہَے سزا کی قیامت کے واسطے۔"
(یوحنا 5:28، 29)

کیا ہم ابھی تک گُنہگار رہَیں ؟اور ایسی دُنیا میں رہ رہے ہَیں جو گُناہ سے بھری ہَے؟ کیا ہماری فطرت جِس سے ہمارا واسطہ ہَے ابھی تک خُدا کی فطرت سے متضاد ہَے؟اگر ایسا ہی ہے تو ہمیں ہر روز خُدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرنا چاہیئے اور اُن پر شرمندہ بھی ہونا چاہیئے۔

ہمیں یسوؔع پر بادسیلہ ایمان اِنحصار کرنا ہوگا جِس نے ہمارے گُناہوں کی قیمت ادا کی ہے۔ہمیں روزانہ خُدا کی فرمانبرداری کرنا ہوگی تاکہ یہ کہہ سکیں کہ"اَے یسوؔع اُس سب کے لیے مَیں تیرا شکر کرتا ہوں جو تُو نے میرے لیے کِیا۔"

اِس دُنیا میں ایماندار بھی تکلیفوں میں مبتلا ہو سکتے ہَیں۔ وہ بیمار ہو سکتے ہَیں۔ وہ مالی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں اور ستائے جاسکتے ہیں۔مگر مسیح پر ایمان لانے کے بعد یہ

گناہوں کی سزا نہیں کیونکہ ہمارے گناہوں کی سزا یسوع نے اُٹھائی ہے اس لیے خُدا یسوعؔ پر ایمان لانے والوں کو اُن کے گناہوں کی سزا نہیں دیتا کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے ۔ نیکدیمس سے مخاطب ہوتے ہوئے یسوعؔ نے کہا، ”جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ۔“ (یوحنا 18:3)

ہم یہ اطمینان رکھتے ہیں کہ یسوعؔ ہم سے پیار کرتا ہے اور اُس پر ایمان کے وسیلہ سے ہم اپنے سارے گناہوں سے رہائی حاصل کرتے ہیں ۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم ہمیشہ اُس کے ساتھ آسمان میں ابدی مقاموں میں رہیں ۔

خُدا کے کلام میں حزقی ایل نبی لکھتے ہیں، ” تو اُن سے کہہ خُداوند خُدا فرماتا ہے مُجھے اپنی حیات کی قسم شریر کے مرنے میں مجھے کُچھ خوشی نہیں بلکہ اس میں ہے کہ شریر اپنی راہ سے باز آئے اور زِندہ رہے ۔ اَے بنی اِسرائیل باز آؤ ۔ تُم اپنی بُری روش سے باز آؤ تُم کیوں مرو گے ۔“ (حزقی ایل 11:33)

یہ دُنیا ہمیشہ تک باقی نہ رہے گی کیونکہ یہ دُنیا گناہ سے بھری ہے اور یہ ختم ہونے والی ہے ۔ خُدا ہمیں پولُس رسول کی معرفت آگاہ کرتا ہے ،” دُنیا کی شکل بدلتی جاتی ہے ۔“ (1۔کرنتھیوں 31:7) ایک دِن خُدا ساری دُنیا کو بھسم کر دے گا

پطرس رسُول فرماتے ہیں،” لیکن خُداوند کا دِن چور کی طرح آجائے گا ۔ اُس دِن آسمان بڑے شوروغل کے ساتھ برباد ہوجائیں گے اور اجرام فلک حرارت

کی شدت سے پگھل جائیں گے اور زمین اور اُس پر کے کام جل جائیں گے۔ جب یہ سب چیزیں اس طرح پگھلنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال چلن اور دینداری میں کیسا کچھ ہونا چاہئے"۔(2۔پطرس3:10، 11) ہمارے لیے نئی زمین اور نیا آسمان تیار ہے۔ پطرس رسول ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں ؛" لیکن اُس کے وعدہ کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا اِنتظار کرتے ہیں ،جن میں راستبازی بسی رہے گی۔"(2۔پطرس3:13)

کوئی بھی ہمارے نئے گھر کو گناہ آلودہ کرنے کے قابل نہیں ہوگا۔ وہاں نہ کوئی غم ہوگا نہ بیماری نہ گرمی نہ سردی نہ بھوک نہ پیاس اور نہ کوئی دُکھ۔ وہاں لوگ محبت سے خالی نہ ہوں گے کیونکہ تمام اِیماندار گناہ سے پاک ہونگے۔ نہ وہاں موت ہوگی اور نہ کوئی چیز ہمیں ایک دوسرے سے اور خدا سے جُدا کر سکے گی۔ ہم ہمیشہ تک اپنے نجات دہندہ کے ساتھ خوشی اور شادمانی میں رہیں گے۔

نئے آسمان اور نئی زمین کے بارے میں کلامِ مقدس میں یوں لکھا ہے،" اس کے بعد نہ کبھی اُن کو بھوک لگے گی نہ پیاس اور نہ کبھی اُن کو دھوپ ستائے گی نہ گرمی۔ کیونکہ جو برّہ تخت کے بیچ میں ہے وُہ اُن کی گلہ بانی کرے گا اور اُنہیں آبِ حیات کے چشموں کے پاس لے جائے گا اور خُدا اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ " (مُکاشفہ 7:16، 17)

یہی وُہ وعدہ ہے جو یسوعؔ اُن سب سے کرتا ہے جو اُس پر نجات دہندہ کے طور پر اِیمان لاتے ہیں۔ یسوعؔ اپنے سارے وعدے پورے کرتا ہے۔ وُہ اس دُنیا میں

آیا مُوا پھر زندہ ہوا تا کہ سب لوگوں کو اُن کے گُناہوں سے نجات دے۔ اب یسوعؔ پھر آنے والا ہے تا کہ سب ایمانداروں کو اپنے ساتھ ہمیشہ کے لیے فردوس میں لے جائے اور ہم سب اُس کے ساتھ رہیں گے۔

مَیں مسافر ہوں یہاں — میرا گھر یہ آسمان ہے
یہ زمین ویران ہے — سنسان ریگستان ہے
راستہ ہے پُرخطر — مایوسیوں کا راج ہے
آسمان میرے باپ کا گھر — میرا گھر وہیں پہ ہے

طوفان سے لڑتا جاؤں گا — مَیں آگے بڑھتا جاؤں گا
دُنیا کا سفر ہے مختصر — موسم ہے سخت اور بے رحم
سرد ہواؤں کے یہ جھکڑ — نہیں توڑ سکتے میرا عزم
مَیں پہنچ جاؤں گا آخرکار — میرا گھر آسمان پر ہے
مَیں باپ کے دائیں بیٹھوں گا — سرفرازی اُس سے پاؤں گا

پھر برگزیدہ لوگوں میں — مَیں برکت پاتا جاؤں گا
وُہ یسوعؔ کے سب بندے ہیں — وُہ میرے بھی تو پیارے ہیں
آرام وہاں مَیں پاؤں گا — میرا گھر آسمان پہ ہے

یسوعؔ ہمارا اچھا چرواہا ہے۔

اس لیے کوئی شکوہ نہیں　　میرا گھر آسمان پہ ہے
دُنیا میں مُجھے جو کُچھ مِلا　　اِس کی نہیں کوئی وقعت
خوشیاں ساری مِل جائیں گی　　جب یسوعؔ کے دائیں جاؤں گا
آسمان میرے باپ کا گھر　　وہی تو میرا اپنا گھر

(جارج سٹیفن)

ماخذ لوتھرن سنڈ کرسچن ورشپ: 417

15۔ یسوعؔ کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا یہ............... کرتا ہے کہ وُہ حقیقی............... ہے۔

16۔ مسیح خُداوند نے اپنا خون باپ کی............... میں ہمارے گناہوں کے فدیہ کے طور پر پیش کیا اور............... کر اُس فدیہ کے منظور ہونے کا ثبوت دیا۔

17۔ یسوعؔ............... کے وسیلہ سے ہم اپنے سارے گناہوں سے رہائی حاصل کرتے ہیں۔

18۔ یسوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھا تا کہ............... بھی مُردوں میں سے............... ۔

19۔ اِس دُنیا میں ایماندار............... میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ وہ بیمار ہو سکتے ہیں۔ وہ مالی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں اور............... جا سکتے ہیں

20 ۔ یسوعؔ چاہتا ہے کہ ہم ہمیشہ اُس کے......................................آسمان کے ....مقاموں میں رہیں۔

21 ۔ہم ہمیشہ تک اپنے .... کے ساتھ خوشی اور شادمانی میں رہیں گے۔

22۔اب یسوعؔ پھر آنے والا ہے تاکہ سب.............................کو اپنے ساتھ ہمیشہ کے لیے فردوس میں لے جائے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 76 پر کریں)

نظرِثانی

آدمؔ اور حوّاؔ نے خُدا کی نافرمانی کی۔آدمؔ اور حوّاؔ کے گناہ کے سبب تمام نسلِ انسانی اور یہ دُنیا گناہ اور موت کا شکار ہوگئی۔اس لیے سب گناہوں کی سزا کے مستحق ہیں۔مگر خُدا انسان سے پیار کرتا ہے۔اور وُہ چاہتا ہے کہ تمام لوگ اُس کے ساتھ آسمان میں رہیں۔اس لیے خُدا نے نجات دہندہ کو بھیجنے کا وعدہ کیا۔اور وہ نجات دہندہ تمام لوگوں کو اُن کے گُناہوں سے نجات دے گا۔

خُدا پرانے عہد کے سارے عرصہ میں لوگوں کو یاد دلاتا رہا کہ اُس کا بیٹا حقیقی

اِنسان بن کر آئے گا تا کہ ساری دُنیا کواُن کے گُناہوں سے نجات دے۔ آخر کار جب وقت پورا ہوگیا توخُدا کے منصوبے کے مطابق اُس نے اپنے بیٹے کو بھیجا تا کہ ساری دنیا کواُن کے گُناہوں سے مخلصی دے۔ خُدا نے ناصرۃ کی ایک کنواری کو چُنا تا کہ نجات دہندہ کی ماں بنے۔ یسوعؔ رُوح القُدس کی قدرت سے کنواری مریم سے پیدا ہُوا۔

یسوعؔ حقیقی خُدا اور حقیقی انسان ہے۔ شریعت کو پورا کرنے اور ہمارے گُناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے وہ اِنسان بنا۔ یسوعؔ نے ہمارے لیے سارے حُکموں کو پورا کیا۔ کلوری پرصلیبی موت برداشت کی یعنی اُس نے ہمارے گُناہوں کی سزا کو برداشت کیا۔ وُہ مرگیا اور دفن ہُوا۔

تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اُس کا مُردوں میں سے زندہ ہونا ہمیں سِکھاتا ہَے کہ یسوعؔ حقیقی خُدا ہَے۔ اُس نے ہمارے گُناہوں کی پوری قیمت خُدا باپ کی عدالت میں ادا کردی۔ اب وہ زِندہ ہَے تا کہ ہم بھی اُس کے ساتھ زِندہ رہیں۔

ہم باوسیلہ اِیمان ہمیشہ کی زندگی اور گناہوں کی معافی حاصل کرتے ہیں۔ یسوع مسیح پر اِیمان کے وسیلہ ہی سے ہم اُس کے ساتھ ابدی گھر میں ہمیشہ رہیں گے۔ خُداوند یسوعؔ وعدوں کا سچّا اور برحق خُدا ہے۔

امتحانی سوالنامہ

1۔ خُدا پاک ہے اور........................کو پسند نہیں کرتا۔

2۔ خُدا........................کا خُدا ہے۔

3۔ خُدا نے وعدہ کِیا کہ وُہ اپنے........................کو بھیجے گا تا کہ وُہ........................ لوگوں کو اُن کے گُناہوں سے رہائی دے۔

4۔ خُدا نے........................سے وعدہ کِیا کہ نجات دہندہ اُس کے خاندان سے ہوگا۔

5۔ خُدا نے پیشنگوئی کی تھی کہ........................ہمیں گناہ اور ابدی موت سے بچانے کے لیے آئے گا۔

6۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا تا کہ جو کوئی اُس پر........................لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے

7۔ یسوعؔ نہ تو گُناہ میں........................ہوا نہ ہی اُس نے کوئی........................کِیا۔

8۔ یسوعؔ حقیقی........................اور حقیقی........................ہے۔

?

صفحہ 73-74 کے جوابات: 15۔ثابت،خُدا ؛ 16۔عدالت،قربانی ؛ 18۔ہم،جی اُٹھیں ؛ 19۔تکلیفوں،ستائے ؛ 20۔ساتھ،ابدی ؛ 21۔نجات دہندہ ؛ 22۔ایمانداروں۔

9۔ خُدا کے حکموں کی پابندی کرنے اور ہمارے گُناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے یسوعؑ حقیقی.......................بنا۔

10 ۔ ساری دُنیا کے گناہوں کا .... دینے کے لیے کامل .... کی ضرورت تھی۔

11 ۔۔ خُدا نے ہمارے گُناہ .... پر لاد دیئے۔

12 ۔ جب یسوع نے ہماری نجات کے کام کو مکمل کر لیا تو اُس نے کہا .... ہُوا۔

13 ۔ یوسف ارمتیہ کے رہنے والے نے یسوعؑ کی لاش کو اپنی .... میں دفن کیا۔

14۔ .... دن یسوعؑ مُردوں میں سے ....۔

15 ۔ یسوعؑ کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ثابت کرتا ہے کہ وہ حقیقی .... ہے۔

16 ۔ مسیح خداوند نے اپنا خون .... کی عدالت میں ہمارے گناہوں کے فدیہ کے طور پر پیش کیا اور جی اُٹھ کر اُس فدیہ کے منظور ہونے کا ثبوت دیا۔

17۔ یسوعؔ پر............................ کے وسیلہ ہم گناہوں سے مُعافی اور ابدی موت سے نجات حاصل کرتے ہیں۔

18۔ یسوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھا تا کہ ہمیں بھی............................ میں سے ....۔

19۔ اِس دُنیا میں ایماندار............................ میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ وہ بیمار ہو سکتے ہیں۔ وہ مالی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں اور............................ جا سکتے ہیں۔

20۔ یسوعؔ چاہتا ہے کہ ہم ہمیشہ اُس کے............................ آسمان کے ....مقاموں میں رہیں۔

21۔ ہم ہمیشہ تک اپنے............................ کے ساتھ خوشی اور شادمانی میں رہیں گے۔

22۔ مَیں اِس دُنیا میں مسافر ہوں اور............................ میرا گھر ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)

تشریحات

(مُشکل الفاظ کے معنی)

صلاحیت	کِسی کام کے بنانے، کرنے یا سوچنے کی مہارت
تکمیل	پورا کرنا، انجام دینا
اکاؤنٹ	تفصیل، لکھی ہوئی یا کہی ہوئی بات کا ریکارڈ
فرشتے	خُدا کی مددگار رُوحیں
رسُول	یسوؔع کے شاگرد اور چُنے ہوئے لوگ جنہوں نے یسوؔع کے متعلق تعلیم دِی
اپیل	پُر زور اور فوری درخواست
فضا	ہوا میں مختلف گیسیں جو زمین کے گرد پھیلی ہوئی ہیں
اِختیار	کِسی کام کو کرنے کی طاقت یا حق
نظرانداز کرنا	کِسی شخص یا چیز سے دُور رہنا
اِلتجا	کِسی چیز کے لیے درخواست کرنا

نفع	مفید، کوئی چیز جو ہمارے لیے فائدہ مند اور مددگار ہو
مبارک	جسے خوشی بخشی گئی ہو، جِسے خُدا نے برکت دِی ہو
چیلنج	دعویٰ کرنا
بن مانس	انسانی شکل کا بندر جو بہت عقلمند ہوتا ہے
مسخرہ	جو دُوسروں کو ہنسائے، مزاحیہ
احکام	وُہ شریعت جو خُدا نے دِی
رفاقت	دوستوں کیساتھ رہنا، شراکت، صحبت
حاملہ ہونا	اُمید سے ہونا
رَدّ کرنا	کِسی کو جُرم یا کام کا قصوروار پانا
نتیجہ	انجام
غور کرنا	کِسی چیز کے متعلق سوچنا
خراب	آلودہ، گلہ سڑا

تخلیق کرنا	کسی چیز کو نیست سے پیدا کرنا
مخلوق	زِندہ نفس، اِنسان، حیوان، پرندے، مچھلیاں
مصلُوب کرنا	کسی کو سولی پر لٹکانا، دار کشی
آسیب	بدرُوح
تردید کرنا	رَدّ کرنا، اِنکار کرنا
نسل	اولاد، خلف
خواہش	کسی چیز کی خواہش کرنا
تفصیل	چھوٹے حقائق، مفصل بیان کرنا، جزئیات
شیطان	اِبلیس، خُدا کا دُشمن
دائمی	ابدی، ہمیشہ کے لیے، جس کا نہ کوئی شروع ہو نہ آخر
ہستی	وجود، زِندگی
وضع نکالنا	بنانا، شکل دینا، ڈھالنا

ممانعت کرنا	منع کرنا، کسی کو کوئی کام کرنے یا نہ کرنے کا حکم دینا
نسلِ اِنسانی	سب لوگ جو دُنیا میں بستے ہیں
نظر انداز کرنا	توجہ نہ دینا، انکار کرنا
مبتلا کرنا	تکلیف پہنچانا
الہام	رُوحانی فیض، تخلیقی تحریک، محرک کرنا جیسے خُدا نے بائبل مُقدّس لکھنے والوں کو رُوحانی تحریک دی
ذہین	عقلمند، زیرک
قانون	اصول، دستور، قوانین کیا صحیح ہے اور کیا غلط
خُداوند	خُدا اور یسوع مسیح کا لقب
شہوت	شدید نفسانی خواہش
اِنتظام	بندوبست، کسی چیز کا خیال رکھنا
خام مال	اِنسانی ضروریات کی چیزیں، جس سے کچھ چیزیں بنائی جا سکیں

دُکھ	سخت بُری حالت، مصیبت
حسبِ معمول	باقاعدہ، معمول کے مطابق
بحر	بڑا سمندر، نمکین پانی کا ذخیرہ جس نے زمین کا بہت سا حصّہ ڈھانپ رکھا ہو
نذرانہ	چڑھاوا، جو کچھ خُدا کو پرستش کرتے ہوئے شکرگزاری کے طور پر دِیا جائے
آپریشن	جراحی، جسم کے کسی حصّہ کی مرمت یا تبدیلی
مخالفت	کِسی کے خلاف بات کرنا یا لڑنا
عضو	جِسم کا حصّہ جس کا خاص مقصد ہو
فردوس	آسمان، کامِل خوبصورتی اور شادمانی کی جگہ
سیارہ	زمین کی طرح، اجرامِ فلکی جو سورج کے گرد گھومتا ہے

کمہار	وہ شخص جو اپنے ہاتھ سے مٹی کے برتن بناتا ہے
ظروف سازی	مٹی سے برتن بنانا
بارآور	پیدا کرنا
مسرف	اصراف سے خرچ کرنے والا (فضول خرچ)
فضل	بہتات سے، حد سے زیادہ یا وہ چیز جس کے ہم حق دار نہ ہوں مل جائے فضل کہلاتا ہے

اِمتحانی جوابات

پہلے باب کے اِمتحانی جوابات (18-17)

1۔پیدائش،خدا ؛ 2۔خُدائے ثالوث،باپ،بیٹا،رُوح القدُس ؛ 3نیست ؛4۔چھ 5۔صبح،شام ؛ 6۔کام ؛ 7زمین،آسمان ؛ 8۔فضا ؛ 9۔سمندر،پودے،درخت ؛ 10۔سورج،ستارے ؛ 11۔مچھلیاں،پرندے ؛ 12۔جانورآدم ؛ 13۔بہت ؛ 14۔آرام۔

دوسرے باب کے اِمتحانی جوابات (صفحہ 28)

1۔خُدا ؛ 2۔مٹی ؛ 3۔رُوح ؛ 4عقلمند ؛ 5۔حوّا ؛ 6۔مرد،عورت ؛ 7۔برکت ؛ 8۔شبیہ ؛ 9۔خدمت ؛ 10۔باغ۔

تیسرے باب کے اِمتحانی جوابات (صفحہ 38)

1۔نافرمانبرداری،نافرمانی ؛ 2۔نافرمانی ؛ 3۔اچھے،نیک ؛ 4۔بہت زیادہ ؛ 5۔حفاظت ؛ 6۔آسمان ؛ 7۔جھوٹا،قاتل ؛ 8۔جھوٹ ؛ 9۔دُکھ ؛ 10۔بدی(گناہ)

چوتھے باب کے اِمتحانی جوابات (صفحہ 52-53)

1۔نیک،بد ؛ 2۔تمام ؛ 3۔شیطان ؛ 4۔آدم ؛ 5۔بدل گئے ؛ 6۔دُشمن،دوست ؛ 7۔پاک ؛ 8۔موروثی ؛ 9۔سوچتے،کہتے،کرتے ؛10۔نتائج ؛11۔کامل ؛ 12۔کئی طریقوں ؛ 13۔سزا ، 14۔ساری۔

پانچویں باب کے اِمتحانی جوابات (صفحہ 76-78)

1۔ناراض ؛ 2محبت ؛ 3۔بیٹے،تمام ؛ 4نجات دہندہ،سزا ؛ 6۔نجات ؛ 7۔پیدا،گناہ ؛ 8۔خُدا،اِنسان ؛ 9۔اِنسان ؛ 10۔عوضی،خُدا ؛ 11۔یسوعؔ،دُکھ ؛ 12۔تمام ؛ 13۔قبر،رُوح ؛ 14۔اتوار،زندہ ؛ 15۔خُدا ؛ 16۔قیمت ؛ 17۔ایمان ؛ 18۔زندہ،زندہ ؛ 19۔دُکھ،خُدا ؛ 20۔ہمیشہ ، شادمانی ؛ 22۔آسمان۔

نتائج کے لئے امتحان

آپ نے اس کتاب "خُدا نے زمین و آسمان کو بنایا" کا مطالعہ کر لیا ہے ۔ اب آپ کتاب کو دوبارہ پڑھیں اور جو غلطیاں آپ نے پچھلے اِمتحانات میں کیں ہیں اُنکی اور ہر باب کے مقاصد کی نظر ثانی کریں ۔ جب آپ کو یقین ہو جائے کہ آپ ہر باب میں موجود مقاصد اور امتحانی سوالات کو سمجھ چکے ہیں تو اب آپ نتائج کے حصول کے لیے امتحانی پرچہ مکمل کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ اس امتحانی پرچہ کو کتاب دیکھے بغیر مکمل کریں ۔ جب آپ نتائج کے حصول کے اس اِمتحانی پرچہ کو مکمل کر لیں تو اِسے متعلقہ شخص کو دیں یا کتاب پر درج پتہ پر ارسال کریں تا کہ بائبل مُقدّس کے مطالعاتی کتابیں اور پچھلی کتابوں کے نتائج بھی بھجوائے جا سکیں ۔

"خُدا نے زمین وآسمان کو بنایا"

امتحانی سوالنامہ

1۔......................کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ......................نے دُنیا کو بنایا۔

2۔ خُدا،......................ہے۔ تثلیث کے تینوں اقنوم خُدا......................خُدا
......................اور خُدا رُوح......................ہیں۔

3۔ خُدا نے دُنیا کو معمول کے......................دِن میں بنایا۔

4۔ سب کچھ جو خُدا نے بنایا......................اچھا تھا۔

5۔ خُدا نے پہلے آدمی کو......................سے بنایا۔

6۔ خُدا نے آدم میں سے......................کو بنایا۔

7۔ خُدا نے ایک خاص......................لگایا تا کہ یہ دکھا سکے کہ وُہ آدم اور حوا
سے کتنا پیار کرتا ہے۔

8۔ جب خُدا نے فرشتوں کو بنایا وُہ خُدا کی......................یا......................کر
سکتے تھے۔

9۔ شیطان اور اُس کی بدروحوں نے خُدا کی .... کرنے کو
چُنا۔

10۔ خُدا نے .... فرشتوں کے لیے گُناہ کرنا ناممکن بنادِیا۔

11۔ خُدا اچھے فرشتوں کو ایمانداروں کی .... کے لیے بھیجتا ہے جو
یسوعؔ پر ایمان رکھتے ہیں۔

12۔ بائبل مقدّس بیان کرتی ہے کہ شیطان .... اور .... ہے۔

13۔ خُدا نے آدمؔ اور حواؔ کو بتایا کہ وُہ .... اور .... کے
پہچان کے درخت کا ہرگز نہ کھائیں۔

14۔ خُدا نے کہا آدمؔ اور حواؔ کے .... تمام درختوں کا پھل کھا
سکتے ہیں۔

15۔ .... نے حواؔ کو آزمایا کہ خُدا کی نافرمانی کرے۔

16۔ حواؔ نے کچھ پھل .... کو دِیا۔

17۔ جب آدمؔ نے نافرمانی کی تو وُہ .... گئے۔

18۔جس وقت ہماری زِندگیاں شروع ہوتی ہیں ہم ....لوگ نہیں
ہوتے جیسے خُدا چاہتا ہے کہ ہم ہوں۔

19۔کیونکہ ہم گُنہگار ہیں ہم وہی ....، ....اور
......................ہیں۔

20۔ہم سب اِس بات کے مستحق ہیں کہ خُدا کی جہنم کی ہمیشہ کی......................کو
برداشت کریں۔

21۔خُدا نے وعدہ کِیا کہ......................کو بھیجے تا کہ ....
دُنیا کو اُن کے گُناہوں سے نجات بخشے۔

22۔یسوعؔ نہ تو گُناہ میں......................ہُوا اور نہ ہی اُس نے کوئی گُناہ
......................۔

23۔یسوعؔ حقیقی......................اور حقیقی......................تھا۔

24۔خُدا نے ساری دُنیا کے گُناہ......................پر لادے اور اُن کے لیے
اُسے......................دی۔

25۔ .... کی صبح یسوعؔ مُردوں میں سے زِندہ ہوگیا۔

26۔ یسوعؔ میں .... کے وسیلہ سے ہم .... کا
فائدہ حاصل کرتے ہیں جواُس نے ساری دُنیا کے لیے حاصل کیا۔

27۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ یسوعؔ چاہتا ہے کہ ہم اُس کے ....
ہمیشہ .... پر رہیں۔

28۔ مَیں یہاں اجنبی ہوں .... میرا گھر ہے۔

برائے مہربانی درج ذیل معلومات تحریر کریں

نام .... عمر ....

تعلیمی معیار .... ٹیلی فون ....

ایڈریس ....

....

برائے مہربانی اِس کورس سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار اور اسے مزید بہتر بنانے
کیلئے اپنی رائے تحریر کریں۔

....

....

....

تعلیمات بائبل مُقدّس
کی سلسلہ وار کتب
دوسرا کورس

باپ کی محبت

زندہ ایمان

خُدا نے اُن کو نرو ناری پیدا کیا

موت کے بعد زندگی

خُدا نے زمین و آسمان کو بنایا

یہ کورس
درج ذیل کتب پر مشتمل ہے

تعلیمات بائبل مُقدّس کی سلسلہ وار کُتب کے
اضافی کورس اس کتاب کے آخری
صفحہ پر درج پتہ پر میسر ہیں

برائے مہربانی اپنی شخصی گواہی تحریر کریں یا بیان کریں کہ اس کتاب کو پڑھنے کے وسیلے آپ کی زندگی میں کیا تبدیلی رونما ہوئی۔

....

....

....

....

تعلیماتِ بائبل مُقدّس کی سِلسلہ وار کُتب

کے نتائج www.jfswl.org پر موجود ہیں

آپ اپنا رول نمبر لکھ کر نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

بائبل کارسپانڈنس اینڈ ٹیچنگ سکول

پوسٹ بکس 6#

ساہیوال 57000

Printed in Pakistan